الصلوٰۃ معراج المؤمنین

مسلمانوں مبارک ہو کہ نماز بانیاز بحضور قلب اخلاص دل جس کی تعریف حدیث شریف میں آئی ہے کہ لا صلوٰۃ الا بحضور القلب یعنے بغیر حضور دل کے نماز نامقبول ہے۔ سو اس حضور کا طریقہ اس نماز میں لکھا گیا ہے۔ یہ نماز اہل حق کی ہے اس کا نام



رکھا گیا ہے۔ اب جو کوئی اس کے مطابق نماز نہ پڑھے یقیناً وہ تارک الصلوٰۃ ہے۔ اسکو دین کی لذت اور عاقبت کی عزت مطلوب نہیں وہ حقیر اور ذلیل دربار الٰہی میں حاضر ہوگا اور شفاعت حبیب الله رحمۃ للعالمین سے محروم رہیگا۔ اہل علم پر فرض ہے کہ امر معروف حق المقدور بجالاویں الشادی

دیسی راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں باہتمام عبدالرحیم بخش کے چھپا

قیمت فی جلد ۴ ؎

منقبت امام ہمام

اُمت مرحومہ میں قطب ارشاد و قطب مدار امام صاحب ہیں۔ صدر اوّل میں حضرت صدیق اکبرؓ جانشین خاتم النبیین علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات ہوئے۔ باب تشریع احکام مفتوح رہا۔ بعدہ قرن ثانی یعنے تابعین بر قدم صدیق اکبرؓ امام ہمام ثابت قدم رہے حضرت نے انکو زینت عالم فرمایا۔ جیساکہ کتاب خیرات الحسان میں ابن حجر نے اس حدیث شریف کو نقل فرمایا۔ ترفع زینۃ الدُّنیا سنۃ مائۃ وخمسین یعنی ۱۵۰ھ میں دنیا کی زینت آسمان پر اوٹھا لیجاویگی۔ وہ تاریخ وفات امام صاحب کی ہے۔ ان امام صاحب نے ایسا کام کیا کہ کسی مفسر محدث مجتہد عارف ربانی سے نہیں ہوسکا۔ جسطرح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرقان حمید کی سورتیں مرتب فرمائیں ویسے ہی امام صاحب نے ابواب احکام شریعت کے مرتب فرمائے صحابہ کرام اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ کے مصداق ہوئے۔ امام صاحب ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ کے مصداق ہوئے جس طرح اللہ تعالیٰ جل شانہ نے قرآن شریف کے جمع کا ذمہ لیا تھا ویسا ہی بیان کا بھی ذمہ لیا تھا جمع اونسے اور بیان انسے پورا کرایا دونوں خدا ہی کے کام ہیں۔ انکا منکر خدا کا منکر۔ ترتیب احکام شرعیہ فرض واجب سُنت موکدہ سُنت زایدہ یعنے مستحب و حرام قطعی مکروہ تحریمی مکروہ تنزیہی مباح سوائے امام ہمام کسی نے بہ ترتیب بیان نہیں فرمائی۔ چنانچہ واجب فرض کا فرق کسی مجتہد یا صحابی نے نہیں کیا۔ یہ فرع ایک اصل کی ہے جسکا نام تقویٰ

ہے اَتْقٰى اُمت مرحومہ قرن اوّل میں صدیق اکبر ہیں اور قرن ثانی میں امام ہمام اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ یعنے اللہ تعالےٰ کے نزدیک بڑا اکرم وہی ہے جو بڑا تقویٰ رکھتا ہو۔ ہر زمانہ میں قطب زمان اَتْقٰى ہوتا ہے وہی موجب امان زمان ہے حضرت کا ارشاد ہے جبتک اللہ اللہ کہا جائیگا قیامت قائم نہو گی۔ وہ اللہ اللہ کہنے والا قطب ہے بر مذہب امام ہمام۔ مہدی آخر الزمان اور عیسےٰؑ بعد نزول آسمان بر مذہب امام ہمام حکمران ہونگے۔ جب قطب زمان نرہیگا جو ستون عالم ہے تو بالضرور آسمان گر پڑینگے پس مومن کامل امان جہان ہے اوسکی تسلیم و تعظیم و تقلید موجب بقائے عالم ہے اور آخرت میں حکم بشرع و ورع ہوگا جس کا نام حق ہے حضرت نے عرض کیا رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ اے میرے رب قیامت میں فیصلہ مطابق میری شرع کے فرما وَاَنْتَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ تو اچھا حاکم ہے قیامت میں جزا و سزا حسب شہادت شرعی ہوگی نہ بعلم غیبی الٰہی اس امت کو وسط اسیواسطے فرمایا کہ اس اُمت کی شہادت پر کل فیصلہ ہوگا۔ اگر اعداللہ ان پر جرح کرینگے تو حضرت رسول کریم صلعم انکی بریت کی شہادت ادا فرمائینگے وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ط نبی اور رسول میں اتنا فرق ہے کہ نبی مامور بامتثال امر لنفسہ اور رسول مامور لتبلیغ امر ہے کوئی شخص نبی کا تابع ہو کر پھر جاوے تو مرتد ہے اور رسول کا امر نہ مانے تو کافر ہے بعد تسلیم کے منکر ہو جائے تو مرتد ہے ایسا ہی مجتہد کا مقلد ہو کر پھر جاوے تو مرتد ہے۔ اسواسطے حضرت نے علما کو انبیاء کے ساتھ تشبیہ دی ورسولونکے ساتھ۔ کہ ان کا مقلد ہو کر منکر ہو جاوے تو مثل تارک اتباع نبی کے ہوگا۔ امام ہمام کے مقلد دو ثلث اُمت کے ہیں۔ جیسا محی السنہ نے لکھا ہے

يدُ اللهِ فوقَ الجماعتِ یعنے رحمت خدا بر جماعت جسقدر جماعت بڑی اُسی قدر رحمت بڑی نیز قیامت میں علماء امت کو مراتب اور خلعت مثل انبیاء بنی اسرائیل کے ملیں گے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۵

نیت یہے پکا ارادہ کیا کہ چار رکعت نماز سنت ظہر یا فرض ظہر یا دو رکعت سنت ظہر یا دو رکعت جمعہ یا چار فرض عصر وغیرہ وتر تہجد یا جو اور نماز ہو اسکا نام لیکر کہے۔ پڑھتا ہوں واسطے اللہ تعالیٰ کے اور مقتدی یہ لفظ زیادہ کہے کہ پیچھے اس امام کے اللہ اکبر۔ یہ تکبیر فرض ہے۔

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ط اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۵ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۵ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۵ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

نوٹ قرأۃ قرآن بحالت قیام اسواسطے ہے کہ یہ حالت تعظیم کی ہے دوسری حالت تذلل کی ہے۔ عزت قرآن شریف کی اسی میں ہے کہ اچھی حالت میں پڑھا جاوے حالت تذلل میں حقارت قرآن شریف کی ہے۔

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ط اٰمِیْنَ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۵ لَمْ یَلِدْ ۵ وَلَمْ یُوْلَدْ ۵ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ط سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ط اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ط اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۵ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۵ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ط رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ط رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۵ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ اس کے بعد

أَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ تین دفعہ پڑھے اور پھر اَللّٰھُمَّ اَنْتَ
السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ
السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ
تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ ۵ دعاء قنوت اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ
وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ وَنَسْتَهْدِيْكَ
وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ
الْخَيْرَ كُلَّهٗ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَ
نَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ ط اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ
نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا
رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ
الْجِدِّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ط وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۵
بعد سلام وتروں کے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ط
تین دفعہ کہے مگر تیسری دفعہ باآواز بلند۔ ایک دفعہ سُبُّوْحٌ
قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ لَا اُحْصِیْ
ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ پڑھے۔

ترجمہ نماز

ہر نماز کے واسطے آذان اور تکبیر سُنّت ہے۔ شہر میں ہو یا جنگل

ہو ادا ہو یا قضا ہو۔ شہر میں۔ اگر گھر پڑھے تو اذان مسجد اپنے محلے
کی کافی ہے۔ اگر اپنی مسجد میں اذان نہو تو گھر میں کہے۔ درمیان
اذان و تکبیر کے فاصلہ چار رکعت کا سوائے نماز مغرب کے ضروری
ہے۔ اگر انتظار نمازیوں کا ہو تو دیر اچھی ہے۔ جتنے نمازی آکر
ملینگے اتنے دہا کھے نماز کے زیادہ ہوتے جائینگے۔ تکبیر مثل اذان
کے ہے۔ جب مکبر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط
کہے تو چہرہ دائیں بائیں پھیرے۔ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کیوقت
نمازی کھڑے ہوں پہلے بیٹھے رہیں۔ جب امام تکبیر کہے تو مقتدی
ساتھ ہی تکبیر کہے۔ یہ تکبیر اولٰے ہے۔ اس کا ثواب ساری دنیا
کی دولتیں بخشی جاویں تو اتنا ثواب نہیں جتنا اس کا ثواب ہے
اللّٰہ پڑھتے وقت یہ خیال کرے کہ ذات پاک سارے ناموں
کا منشا ہے۔ جن ناموں کی کوئی نہایت نہیں وہ سب سے بڑا ہے۔

(نوٹ) اجابت اذان کی واجب ہے۔ بیٹھا ہے تو کھڑا ہو جائے اور وہی کلمات
آذان کے آپ بھی کہتا جاوے۔ حضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم کا نام آوے تو درود
شریف پڑھے دونوں انگوٹھے آنکھوں پر رکھے اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ
عَلَی الْفَلَاحِ کے وقت لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے
اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے وقت مَا شَاءَ اللّٰہُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ
لَمْ يَكُنْ پڑھے صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ پڑھے۔ آذان ختم ہو جائے
تو درود شریف پڑھ کر دعا پڑھے اور تکبیر کا بھی یہی طریقہ ہے مثل اذان کے کرتے

عرش کرسی سے نظر برتر ہے۔ عرش کے نور سے دل کا نور
جا ملے۔ اسوقت [۱] سبحانک اللّٰھم پڑھے۔
یعنے اے اللہ تیری ذات سب صفات مخلوقات اور نور
عرش سے بالا ہے۔ تو اپنی صفات کمالیہ ذاتیہ کے ساتھ
موصوف ہے۔ تیرا نام بڑی برکت والا ہے۔ جس کی برکت سے
دونوں جہان پیدا ہوئے۔ اور تیرے اسماء وصفات کی کوئی
نہایت نہیں۔ ہیبت وحیرت کا مقام ہے۔ تیری ذات موصوف
بالاسماء کے سوا کوئی ذات نہیں۔ کہ تیرے اسماء وصفات
منشا ہو ÷

معنی اعوذ باللہ

اوّل [۲] قرائت قرآن شریف کے اعوذ کا پڑھنا سنّت ہے۔
ہر رکعت میں سوائے اوّل کے نہیں پڑھی جاتی۔ مکان اور
فعل واحد میں پہلے اعوذ کافی ہے۔ معنے یہ ہیں کہ میں پناہ لیتا
ہوں ساتھ ذات موصوف بجمیع اسماء کے شیطان مردود کے

[۱] یہ ثناء اوّل نماز کے اسواسطے سُنّت ہے کہ عقیدہ نمازی کا پیش ہو۔ اور
انی وجّہت وجہی کا پڑھنا سُنّت نہیں۔ وہ نیّت سے پہلے چاہیئے۔ اسمیں
نمازی حضور سے غائب ہے۔ اُس ثناء میں حاضر ہے۔ ۱۲

[۲] اس کے پڑھنے سے نور کا حجاب نمازی کے گرد ہو جاتا ہے۔ اندرون وبار
شروع کرتا ہے ÷ ۱۲

وسوسے سے ÷

بسم اللہ الخ یعنے شروع موجودات کا ساتھ برکت صورت محمدیہ کے
ہے۔ جو اسم ہے اللہ کا کل عالم کو پیدا کر کے اپنی اپنی عمروں تک
پہنچانے والا۔ اور سب کو قوت وقوت دینے والا۔ مومنوں کے
نیک اعمال کے ثواب بے نہایت بہشت میں دینے والا ÷
الحمد للہ الخ سب صفات [۱] کمالیہ ذاتیہ خاص اللہ کی ہیں کہ
کل عالم کو پیدا کر کے اپنی اپنی عمروں تک پہنچانیوالا۔ فسق اور کفر
سے رحمت دنیاوی نہیں روکتا۔ رحیم۔ خاص ایمانداروں
کے اعمال کا بے نہایت ثواب دینے والا۔ یہ رحمت رحیمی خاص
مومنوں کا حصہ ہے۔ کفّار پر حرام ہے۔ ملک یوم الدین
جزا کے دن ہر چیز کا تھامنے والا یعنے سب اسباب فنا کر کے
اپنی صفات کے ساتھ ہر چیز کو تھامنے والا۔ دنیا میں ہر چیز کے
اسباب بنائے جنکے سبب آدمی خدا سے دور اور مہجور رہا۔ قیامت
میں یہ ملکیت خدائے تعالیٰ کی سب پر عیان ہو جاویگی۔ کیونکہ سب
اسباب جو حجاب ہیں دور ہو جاوینگے۔ ہر چیز بغیر اسباب کے تیار ہو جاویگی
بندہ جس چیز کا ارادہ کریگا وہ چیز تیار ہو جاوے گی۔ یہ مقام قرب
الٰہی کا ہے۔ مقربین کو دنیا میں جب یہ مقام حاصل ہوتا ہے۔ تو
جو کچھ ارادہ کرتے ہیں وہ چیز نمودار ہو جاتی ہے۔ قیامت میں بندہ

[۱] وہ مجمع صفات الٰہیہ کے ہیں۔ ان کا نام صفات الٰہی کا کام ۱۲

[illegible] پیدا ہو بھی

مشرک تو نہیں بنیگا وہی مقبول ہے۔ اللہ تعالےٰ ازل سے ابد تک منزہ و مقدس منشاء صفات ذاتیہ کمالیہ کا ہے اتنی بات سے کہ بندہ کے ارادہ سے چیز پیدا ہو جائے بندہ خدا نہیں بنتا (صورت محمدیہ الخ)

اِیَّاکَ نَعْبُدُ۔ ہم سب ذرہ ذرہ از خاک تا افلاک از ہستخوان تا مو تیری عبادت یعنے فرمانبرداری کرتے ہیں۔ اور اس فرمانبرداری کی طاقت تم سے لیتے ہیں۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ دکھا ہم کو سیدھی راہ جس راہ پر انبیاء صدیق شہدا و اولیا چلے وہ راہ معرفت توحید کی ہے۔

صِرَاطَ الَّذِیْنَ راستہ اُن کا نبی ہو یا صدیق وغیرہ جو مقربین ہیں وہ صل باللہ ہیں اُنکی دعا یہی ہے۔ نہایت اسماء و صفات کی جس کا نام کمال ہے وہ دور ہے۔ اس رستے میں حیرت نہو سیدھے چلے چلیں نہایت کو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ یہ سوال بھی بند نہیں ہوتا۔ اسواسطے حضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلّم دربار الٰہی میں یہی سوال کرتے تھے۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا فرماتے۔

غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ۔ نہ اُنکا راستہ جنپر غضب ہوا۔ یعنے اسباب دنیا میں محجوب رہے اُنکو راستہ نہ ملا۔ جیسے یہود۔ اور نہ اُنکا رستہ جو بہک گئے رستہ چلے مگر اوجھڑیں پڑ گئے راہ راست چھوڑ گئے جیسے نصاریٰ کہ راہ تقدیس کی چلے۔ غیر مقدس کو مقدس سمجھے

وحدت صرفہ سے محروم رہکر وحدت اعتباری کے معتقد ہوئے یعنے باپ اور ماں اور بیٹے کے قایل ہوئے جس سے شرک پیدا ہو گیا

(آمین) قبول کر۔ یہ لفظ قرآن شریف کا نہیں ہے۔ اسیواسطے حکم ہے کہ آہستہ کہے۔ فرشتے بھی آہستہ کہتے ہیں۔ حضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے ملجائے اُسکے سب گناہ مغفور ہوتے ہیں۔

اعوذ بسم اللہ آمین[1]۔ آہستہ پڑھنا مسنون ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور عشرۂ مبشرہ اور مہاجر انصار آہستہ پڑھتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ آیت فاتحہ کی نہیں اگر آیت فاتحہ کی ہوتی تو سب بلند پڑھتے جہاں فاتحہ بلند پڑھی جاتی ہے۔

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ الخ اے حبیب کہہ وہ ذات موصوف ہے ساتھ جمیع اسماء ذاتیہ کے۔ وہی ایک ہے اَللّٰہُ الصَّمَدُ موصوف باسماء ذاتی شہنشاہ ہے کہ سب مخلوق کو اُسکا سہارا ہے۔

لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ۔ نہ اُسنے جنا نہ اُسکو کسی نے جنا۔ یعنے نہ اُس سے کوئی نکلا نہ وہ کسی سے نکلا۔ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ نہیں کوئی اُس کی مثل کہ صفات ذاتیہ کمالیہ کا منشاء ہو۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ یہ تکبیر سنت ہے اسکے معنے ہو چکے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ

[1] وایل ابن حجر سے ایک روایت میں جہر آمین آیا سو اُسی سے دوسری روایت میں آہستہ کی روایت آئی۔ سوا اسکے سب صحابہ اخفاء کے قایل اور عامل رہے۔

نمازی ایک حال سے دوسرے حال کی طرف چلا تو خیال ہوتا ہے کہ خدائے تعالےٰ اس طرف ہے۔ اس خیال کو اس تکبیر کے ساتھ دور کیا کہ وہ جہت سے پاک ہے یہ رکوع اسواسطے کہ حضور میں کھڑے ہونے کی طاقت نہیں دربار میں جو عرض کرتا ہے کھڑا ہو کر کرتا ہے۔ مطلب کلام الٰہی کے ساتھ کیا۔ وہ کلام بھاری ہے۔ جیسے اللہ تعالےٰ نے فرمایا اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا۔ یعنے اب ہم تجھپر ڈالیں گے بات بھاری۔ اگر پہاڑوں پر نازل ہوتی تو ریزہ ریزہ ہوجاتے آسمان اور زمین اور پہاڑ اس بھاری بجاؤ کو نہ اٹھا سکتے جب نمازی نے یہ کلام پڑھی تو کمر شکستہ ہوا گھٹنے پکڑ کر جھک گیا تسبیح کہنے لگا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ میرا بڑا رب سب سے نرالا ہے۔ جب اللہ نے سُنا فرمایا۔ سیدھا ہوجا۔ جب سیدھا ہوا بولتا ہے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔ جو شخص اللہ کی تعریف کرے اللہ اُس کی تعریف سُنتا ہے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ میرے رب تیرے واسطے سب تعریف یعنے صفات کمالیۃ ذاتیۃ کا اظہار ہے پھر اسکے شکریہ میں سجدہ کو جاتا ہے اُسی خیال میں تکبیر کہتا ہوا یہ خیال کرتا ہے کہ اصل میرا مٹی ہے تین تسبیح کہتا ہے یعنے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔ میرا رب بہت بلند ہے سب سے نرالا ہے تین تسبیح اسواسطے کہتا ہے کہ اوّل جو کچھ دیکھا سُنا یعنے عالم شہادت سے نرالا ہے۔ دوم عالم عقل یعنے جو کچھ سمجھے اُس سے بھی بالا۔ یعنے ملکوت سے بالا ہے۔ تیسرے جو کچھ اہل کشف نے بتایا یعنے عالم جبروت سے نرالا ہے۔

جب اوّل سجدے[1] سے سر اُٹھاتا ہے خیال کرتا ہے میں زمین سے پیدا ہوا۔ پورا جلسہ کر کے پھر تکبیر کہتا ہوا سجدہ کرتا ہے۔ یہ خیال کرتا ہے کہ پھر زمین میں جانا ہے وہی تسبیحیں کہتا ہے۔ پھر تکبیر کہتا ہوا سر اُٹھاتا ہے خیال کرتا ہے کہ پھر زمین سے نکلنا ہے۔ دوسری رکعت کے بعد بیٹھ کر التحیات پڑھے۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ الخ سب عبادات ثنائی یعنے اعتقادیات اِس زبانی پڑھنا قرآن شریف کا اور عبادات بدنی یعنے رکوع و سجود وَالطَّیِّبَاتُ اور مالی یعنے لباس ملک اللہ کے ہیں کہ سب توفیق اُس نے دی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ الخ جب نمازی نے دیکھا کہ حضور میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مقام محمود میں جلوہ افروز ہیں تو سلام کیا جو اللہ نے اُنکو فرمایا تھا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ۔ سلام ہو میری طرف سے آپ پر اے نبی کریم اور اللہ کی رحمت اور اللہ کی برکتیں تین لفظ یعنے سلام و رحمت و برکت اسواسطے اللہ نے فرمائے تھے کہ حضرت

---

[1] دو سجدہ کا فرض ہونا ایسا امر ہے کہ اسکی سمجھ سے عقل عاجز ہے جس امر کے درک سے عقل عاجز ہو اور امر الٰہی سمجھ کر یقین کرلے تو اس عبادت کا سب عبادتوں سے ثواب زیادہ ہے۔ اس واسطے حدیث شریف میں وارد ہوا کہ بندہ سجدہ میں اللہ سے بہت قریب ہوتا ہے۔ نماز میں کوئی ایسی حالت نہیں جس میں اتنا قرب ہو۔ اسواسطے اللہ تعالےٰ نے دو سجدے کا حکم کیا۔ پھر دوسری رکعت بسم اللہ سے شروع کر کے تمام کرے۔ دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھے۔ یہ بیٹھنا اخیر کا ہو تو فرض ہے۔ اگر درمیان کا ہے۔ تو واجب ہے۔ اس بیٹھنے میں ارشاد ہے کہ تیری عرض قبول ہے۔ شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ اس نعمت کا۔

صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے تین لفظ یعنے التحیات والصلوٰۃ والطیبات
عرض کئے تھے تو التحیات کے مقابل سلام اور صلوات کے مقابل
رحمت والطیبات کے مقابل برکت عطا ہوئی۔ نمازی کو جواب
سلام کا آیا تو عرض کرنے لگا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ
الصَّالِحِیْنَ ط یعنے سلام ہم کُل اجزاء عالم پر جو نعبد میں خیال کئے
تھے یعنے کل عالم کے ذراۃ اور اپنے بدن کے ذراۃ پر سلام حضرت
صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کا ہو۔ اور خاص بندگان خدا پر جب یہ پڑھتا ہے
توسب انبیا اور اولیا اور ملائکہ اسکو جواب دیتے ہیں وَعَلَیْکَ السَّلَامُ
سب کا دوست بنجاتا ہے۔ جب یہ انعام واکرام اپنے پر نازل ہوتے
دیکھتا ہے تو کہتا ہے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط یعنے میں دیکھتا ہوں کہ سوا ذات اللہ
کے کوئی ذات نہیں کہ منشاء اسماء ذاتیہ کا ہو۔ اور یہ بھی دیکھتا ہوں کہ
حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم خاص مختار کُل عالم پر اور حکم الٰہی پہنچانیوالے
ہیں۔ جب رخصت ہونے لگا اخیر میں دُعا پڑھتا ہے ضرور ہوا کہ دعا کے
واسطے درود شریف پڑھے یہ درود شریف ابراہیمی ہے بغیر اسکے دعا
قبول نہیں ہوتی ہے اسواسطے نماز میں رکھا گیا ہے کہ موجب قبولیت کا ہے
درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط ترجمہ اے
میرے اللہ رحمت یعنے انوار محبوبی نازل کرتا رہ اور پر جمیع صفات اپنے

کے نام اُن کا محمد ہے اور اُنکے تابعداروں پر جو اصحاب اولیاء اور امام
ہیں۔ جیسے انوار صفات تو نے نازل کئے اوپر جمیع افعال کمالیہ کے کہ
نام اُنکا ابراہیم علیہ السلام ہے اور انکے تابعین پر جو انبیا ہیں تحقیق تو
سارے صفات کمالیہ والا اور اسماء ذاتیہ والا ہے ÷
درود شریف وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ترجمہ اور زیادتی
انوار ذاتیہ کی فرمان اوپر جمیع صفات کمالیہ کے اور اُسکے تابعداروں
یعنی زیر سایہ اُنکے اولیاء و آئمہ پر جیسے تو نے ترقی انوار صفاتیہ کی کی ہے
اوپر جمیع افعال الٰہیہ کے یعنے ابراہیم اور اُنکے تابعین زیر سایہ پر جو کہ
انبیاء ہیں تحقیق تو سب صفات کمالیہ اور اسماء ذاتیہ والا ہے دعاء
رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ
رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝
اے میرے رب کر مجھ کو قایم کرنیوالا نماز کا (یعنے پوری نماز باداے فرایض
وآداب) اور میری اولاد کو اے ہمارے رب قبول کر میری دعا اے ہمارے
رب ڈھانپ مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمانداروں کو جس دن
قایم ہوگی میزان اعمال کی (یعنے اُس روز اعمال نیک ہی نظر آویں تیری
رحمت کا پردہ سب پر چھا جاوے۔ اُس پردہ کے سبب گناہ کی نسبت ہماری
طرف نہ آوے شیطان کے سر پر وبال پڑے کیونکہ وہی بدکاری کا ہے)
سلام۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ ط ترجمہ امان ہو تم پر اے فرشتو

کراماً کاتبین والے مومنو اور خدا کا پیار ✤

درود دعا، پڑھ کر دربار والونکو السّلام علیکم کہے پہلا سلام رخصت کا داہنی طرف ہے دوسرا سلام بائیں طرف کہے۔ اور خیال کرے کہ جتنے آدمی اور ملائکہ اور جنات نماز میں شامل ہیں اور مسجد میں حاضر ہیں بلکہ کل عالم مین مومن ہیں۔ اس سفر آخرت سے اگر سب سے ملاقات کے طور پر السّلام علیکم کہتا ہون۔ اگر خیال رخصت کا اُس دربار سے اور ملاقات کا اہل شہادت سے نہو تو یہ سلام لغو ہے۔ پھر دعا مانگے تین دفعہ استغفار پڑھکر۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط ترجمہ اے اللہ تو ہی سلامتی ایمان و امان دینے والا ہے سب کا اور تجھ ہی سے امان آتی ہے اور تیری طرف امان جاتی ہے یعنے اعتقاد و عمل ہمارا تیری طرف منسوب ہے ہمکو زندہ رکھ ساتھ امان کے اور ہمکو داخل کر امان کے گھر میں یعنے بہشت میں بڑی برکت والا ہے تو اے ہمارے رب اور تیری شان سب سے عالی ہے اے بزرگی والی اے دوسرے کو کریم بنانیوالے ✤ اذکار و ورود بعد نماز سنت و نوافل وغیرہ کے سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ بار پڑھے اور کلمہ توحید ایک دفعہ اور آیت الکرسی تین دفعہ پھر درود شریف دس دفعہ پڑھے اسکے بعد قل شریف یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ الخ دس دفعہ پھر معوذتین یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ الخ و قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ الخ تین تین بار پڑھے بعدہ اَلَمْ نَشْرَحْ الخ سات دفعہ پڑھے۔ پھر یَا کَرِیْمُ سو دفعہ اور یَا بَاسِطُ ۷۲ دفعہ پڑھ کر دونو ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگے ✤

فضایل نماز

نماز کل انبیا اور مرسلین پر فرض رہی۔ اوّل صبح کی نماز حضرت آدم علیہ السلام نے پڑھی۔ ظہر کی نماز حضرت داؤدؑ نے عصر کی حضرت سلیمانؑ نے شام کی حضرت یعقوبؑ نے۔ عشا کی حضرت یونس علیہ السلام نے۔ تہجد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سدرۃ المنتہی پر بمقام حضرت جبرئیلؑ پڑھے جب حضرت تیسری رکعت میں قراۃ پڑھ چکے نظر مبارک دوزخ پر جا پڑی تو اللہ اکبر کہکر کانوں تک ہاتھ اُٹھائے اور دعاء قنوت پڑھی ✤

فرضیت پانچ نمازوں کی پانچ وقتوں میں

اوّل بشب معراج بقرب قاب قوسین پچاس نماز پچاس اوقات میں جب پچاس وقت محشر کے ارشاد ہوئیں حضرت تسلیم کر کے حضرت موسےؑ پر گزرے حضرت موسےؑ نے پوچھا کہ اُمت پر کیا حکم ہوا۔ حضرت نے فرمایا پچاس نماز۔ حضرت موسےؑ بولے کہ یہ حکم امت پر بھاری ہے آپکی بات منظور ہے حضور میں جاکر تخفیف کراؤ حضرت نے اجتہاد کیا کہ وہ حکم الٰہی ہے اور یہ مشورہ رسول۔ اور مجھکو امر الٰہی ہے کہ رسولوں کا کہنا مان فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ط۔ یعنے رسول ہدایت پر ہیں اُنکی ہدایت کی پیروی کر۔ پس حضرت کی رائے جانے کی ہوئی حضور میں تخفیف کی عرض کی دس نمازیں کم

ہوش پھر آئے حضرت موسےٰؑ نے واپس بھیجا۔ پھر عرض کی اسیطرح پانچ بار عرض ہوئی اخیر میں حکم ہوا کہ یہاں پچاس ہیں ایک نماز کی دس بنیگیں مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا یعنے جو ایک نیکی لاوے اُسکو دس گُنا ملے۔ یہ حکم نماز کا سب نیکیوں میں جاری ہے اسمیں راز یہی ہے کہ جو نیکی خدا تعالیٰ کے حضور میں جاوے وہاں دس گُنا بنکر اسکو ملتی ہے جیسے نماز کی تخفیف بتدریج ہوئی ایسے ہی ترقی نماز کی ہوتی ہے یعنی کسی کی پانچ ہی رہتی ہیں کسی کی دس کسی کی بیس کسی کی تیس کسی کی چالیس کسی کی پچاس جسقدر صفائی دل کی ہو اُسیقدر ترقی ہو جب نماز با جماعت پڑھے اور جو متقی ہو وہ پیش امام ہو سب مقتدیوں کی نماز اسکی نماز سے ملکر دس گُنا ہو جاوے۔ نماز معراج المومنین ہے۔ حدود اوقات نماز اور ترتیب وضو اور ترکیب نماز کی حضرت جبرائیلؑ نے دو دن میں ختم کی کہ ہر وقت کا اول آخر یہ ہے اور رکعتیں اتنی ہیں اور اس امر کو شرع میں امر تعبدی اور توقیفی کہتے ہیں اور ترتیب نماز کی عمل تعبدی ہے اور معنے تعبدی کے یہ ہیں کہ جسکی کنہ اور دلیل کو عقل نہ سمجھے۔ فقط حکم الٰہی مانکر اعتقاد کرے اور جس امر کی کنہ کو عقل سمجھے وہ اس سے کم ہے کیونکہ انقیاد محض امر الٰہی کا نہیں عقل کی بھی تابعداری ہے۔ نماز میں ایک رکوع اور دو سجدے ہیں سجدے دو ہونے میں عقل عاجز ہے اسی واسطے درجہ سجدے کا قیام اور رکوع سے زیادہ ہے اس کی کنہ درک عقل سے برتر ہے۔

منجملہ فواید نماز کے یہ ہے کہ جو شخص نماز با تعظیم پڑھے رزق حلال اُس کا

فراخ ہوتا ہے جسکے سبب عبادت کا اسکو شوق ہوتا ہے اور حلال کھانے سے گُنہ مغفور ہوتے ہیں نماز کی سب شرایط موقوف طہارت پر ہیں اور طہارت کنجی سب شرایط اور ارکان نماز کی ہے خشوع اور تعظیم بجز آدائے فرایض اور واجبات اور سنن اور مستحبات کے نہیں ہو سکتی اور اصلی باعث خشوع اور تعظیم اخلاص اور حضور دل کا ہے اور حضور دل کا سوائے روشنی ایمان کے ناممکن ہے اور روشنی ایمان کی طہارت قلب پر موقوف ہے اور تقوٰی نام ہے صفائی عقیدے کا از عقاید فاسدہ صفائی عقیدے کی اہل سنت وجماعت میں منحصر ہے اسواسطے کہ کل صحابہ کرام عشرہ مبشرہ اور اہل بدر اور تابعین باحسان اور اولیائے عظام اور سلاطین اہل اسلام اسی عقیدہ اہل سنت وجماعت پر گزرے۔ رسالہ احسن العقاید عقاید اہل سنت وجماعت میں کافی ہے اور منجملہ فواید نماز کے دفعہ وباء و قحط اور دفع وباء و قحط اور دفع کسوف وخسوف اور نصرت جیش اور دفع غم والم وغیرہ بلیات اور فواید اخروی بعد مرنیکے مغفرت میت کی نماز جنازہ پر منحصر ہے جو نماز پڑھیگا اسکی شفاعت ہوگی وہ جنت میں داخل ہوگا یَوْمَ یُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ یعنے جس دن بلائے جاینگے طرف نماز کی جنہوں نے دنیا میں نماز پڑھی وہ اُسدن بھی پڑھینگے تب داخل جنت ہونگے کافر و اور بے نمازوں میں کوئی پردہ نہیں کافر اور بے نماز ملے ہوئے ہیں روز میثاق میں جس طرح صفوف بندھی ہوئی تھیں ویسے ہی قیامت کے دن صفیں باندھی جاوینگی جو لوگ پیغمبروں اور اولیاؤں کی صفوں کے پاس رہے وہ قیامت میں بھی انکے پاس رہینگے اور جو لوگ کفار کی صفوں کے پاس رہے وہ قیامت کے دن بھی انہی کے نزدیک

سنگ ہونگے وہ خدا تعالیٰ کے دیدار سے محروم ہونگے۔ اب دنیا میں نشان مومن اور کافر کا یہی ہے کہ جو خوشی سے حکم خدا تعالیٰ کا بجا لاوے اور نماز دل لگا کر اپنے وقت پر پڑھے اور سب کاموں کو چھوڑ کر اذان سنتے ہی نماز کیلئے تیاری کرے وہ پکا مومن ہے اسکو خدا تعالیٰ کا دیدار ہوگا اور شفاعت حضرت صلعم کی نصیب ہوگی اور جتنی سستی کریگا اتنی ہی قیامت میں تکلیف حساب اور پلصراط پر گذرنیکی ہوگی۔ فرشتے ہر بات پر جھڑکینگے اور نمازی آدمی کو السلام علیکم کہینگے نماز اور ایمان کا آپسمیں بڑا میل ہے بلکہ نماز کا نام اللہ تعالیٰ نے ایمان فرمایا ہے مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَکُمْ اللہ تعالیٰ نے تمہاری نمازیں ضائع نہیں کیں۔ جو بیت المقدس کی طرف پڑھیں۔ سب احکام شریعت کے نماز کے تابع ہیں۔

جب امام پاکیزہ ہو تو سب کی نماز درست ہے جب امام دل سیاہ ہو یا غسل یا استنجا وضو ناتمام ہو یا بدن یا کپڑے پر درہم بھر چوڑی یا وزن میں درہم کے برابر پلیدی غلیظ وبول براز خون شراب وغیرہ لگی ہو نماز سب کی فاسد ہوتی ہے ایسے ہی اگر نماز اور ایمان میں قصور ہو تو سارے شرعی احکام بیکار ہیں۔ فرائض واجبات سنن آداب مباح۔ مکروہ۔ حرام مفسد نماز کے جاننا ضروری ہیں۔ فرض اور مفسد حرام کا جاننا بھی فرض ہے اور واجب اور مکروہ کا جاننا بھی واجب ہے اور سنت اور مستحب اور مباح کا جاننا سنت ہے پس جو شخص حکم نماز کے نجانے وہ گنہگار ہے اور واجب اور سنت کا تارک ہے اسلئے فرض ہوا کہ ہر مسلمان جملہ احکام دین سے واقف ہووے اور گنہگار نہ ہو کہ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ یعنے علم کی طلب ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے،

تعریف ایمان

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ

یعنے ایمان لایا میں ساتھ اللہ تعالیٰ کے جیسا کہ وہ ساتھ ناموں اور صفتوں اپنی کے ہے۔ اور مینے مانے سارے حکم اُسکے یعنی نام اور صفات اور احکام یعنی فرض واجب سنت مباح مکروہ۔ حرام مفسد نماز کے اور جملہ احکام جاننے ایمان کے لوازم ہیں حضرت نے فرمایا کہ ایمان کی اناسی شاخیں ہیں بڑا اسمیں سے اُس کا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے اور چھوٹی شاخیں مسلمانوں کے رستے سے موذی کو دور کرنا اور حیا ایک شاخ ایمان کی ہے۔ یہ سب شاخیں ایمان کی مسلمان کو معلوم کرنی فرض ہیں اور انکی نگہبانی بھی فرض ہے جس کا نام شُعَبُ الْاِیْمَانِ ہے اور اسماء الٰہی بھی لکھینگے جنکے واسطے حضرت نے فرمایا کہ مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنے ننانوے نام خدا تعالیٰ کے ہیں جو شخص انکو دلمیں رکھے وہ بہشت میں داخل ہوگا۔ مگر اول سب سے پانچ بنا اسلام کے معلوم کرنے چاہئیں۔ اول کلمہ طیب دوم نماز سوم زکوٰۃ چہارم روزہ پنجم حج۔ اگر ایک بنا اسلام مومن میں نہو تو اسلام اسکا قایم نہیں رہتا کلمہ میں شرط ہے کہ گونگا نہ ہو۔ نماز میں شرط ہے کہ بیہوش نہو یعنی باعقل ہو۔ اور زکوٰۃ میں شرط ہے کہ صاحب نصاب کا ہو۔ سونا ۸ تولے ۳ ماشے چاندی ۵۶ تولہ ۴ ماشے نقد یا سونا چاندی یا مال سوداگری کا سوا خرچ ضروری نان پارچہ برتن مکان اوزار حرفہ کے پاس رکھتا ہو اور قرضدار بھی نہو سال کے بعد چالیسواں حصہ یعنے اڑھائی روپیہ فیصدی زکوٰۃ دیا کرے۔ حج کی شرط یہ ہے کہ آنے جانیکا خرچ سوائے پوشاک شائستہ علاوہ نان نفقہ متعلقان جن کا نفقہ

اسکے ذمہ واجب ہے سب خرچ سرمایہ رکھتا ہو تب فرض ہے ہر ایک عبادت اپنے وقت پر کیجائے تو اس کا ثواب دس گُنا یا زیادہ ہزار تک ملتا ہے اگر اپنے وقت پر ادا نہو تو گنہگار ہوتا ہے اور اگر قضا کرے تو اس کا وبال و عذاب دوہرا ہوا دیر کرنیکا عذاب سر پر رہا اسکے واسطے استغفار یا حج مبرور جدا کرے تا دیر کا گناہ معاف ہووے اگر ایک نماز بھی آدمی کے ذمہ ہو تو ہر وقت گنہگار رہتا ہے اور اور جتنی دیر ہوتی جاتی ہے اُتنا ہی گناہ بڑھتا جاتا ہے کوئی نماز جب غفلت میں یعنے سوتے ہوئے یا بیماری میں فوت ہو جاوے۔ جب بیدار ہوا یا ہوش میں آیا تو اُسیوقت ادا کرے دیر سے گنہگار ہوگا۔ پانچ وقت معلوم کرنے اسواسطے فرض ہیں کہ اگر نماز وقت میں نہ پڑھی جاوے تو ادا نہیں ہوتی اور اگر پہلے وقت سے پڑھی جاوے تو بالکل ادا نہیں ہوتی۔ اگر پیچھے وقت کے ہو تو قضا ہے اور اگر وقت میں ہو اور وقت اسکو یقیناً معلوم نہو تو بھی ادا نہیں ہوتی پھر پڑھے۔ اوقات نماز کے پانچ ہیں۔ صبح۔ ظُہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشاء۔ صبح کا وقت سفیدی صبح صادق کے نکلنے سے سورج نکلنے سے پہلے تک وقت ظہر کا سایہ ڈھلنے سے لیکر دیوار کے ایک مثل تک سب اماموں کا اتفاق ہے۔ دو مثل تک امام اعظمؒ کا مذہب ہے۔ وقت عصر کا دو مثل کے بعد سے لیکر غروب آفتاب تک مگر جسوقت زرد سرخ ہو تو نماز مکروہ ہے۔ کوئی نماز جائز نہیں۔ لیکن نماز عصر اس روز کی بکراہیت ادا ہوتی ہے۔ اگر اتنا وقت پایا کہ اللہ اکبر کہنے تک آفتاب باہر رہے اور پھر غروب ہوگیا تو بھی نماز عصر کی ادا ہو جاویگی۔ اگر اُسیوقت کوئی کافر مسلمان ہو تو یا عورت حیض و نفاس سے پاک ہوگئی۔ یا لڑکا

بالغ ہوگیا کہ وقت اتنا تھا کہ اللہ اکبر کو کہے تو یہ نماز سب کو قضا کرنی ہوگی کہ وقت پا لیا تھا اور فرض ہوگئی تھی اور وقت نماز مغرب کا غروب آفتاب سے غروب سفیدی سے پہلے تک ہے اور عشا کا غروب سفیدی سے طلوع صبح صادق کے پہلے تک۔ مگر ہر نماز میں وقت مستحب اور مکروہ دیکھنا چاہیئے۔

اوقاتِ مستحب

صبح کا وقت اچھی سفیدی سبزی مایل ہے اور ظہر کا گرمیوں میں جب دھوپ کی گرمی کم ہو جاوے اور سایہ مثل کے نزدیک ہو اور سردیوں میں سایہ آدھ مثل ہو۔ اور عصر کا وقت جب سورج کی ٹکڑی سفید ہو اور مغرب کا سرخی میں۔ اور عشاء کا جب تیسرا حصہ رات کا جاوے آدھی رات تک

اوقات مکروہ

صبح کی نماز اندھیرے اور سورج نکلنے میں۔ وقت ظُہر کا شدت گرمی میں عصر زردی سرخی آفتاب میں۔ عشاء اخیر رات میں۔ اور سورج نکلتے اور ڈوبتے اور زوال کے وقت سب اور نمازیں مکروہ ہیں۔ نفل ہوں یا قضاء بعد ادائے صبح اور عصر نفل مکروہ ہیں سورج نکلنا وہاں تک ہے کہ جب تک سرخ زرد رہے اور غروب اسوقت سے ہے کہ جسوقت سرخ اور زرد ہو جاوے زوال اُس وقت تک ہے جب تک سایہ ڈھلکر ظاہر نہ ہو جاوے۔

عام مکروہات

جب بدن میں کوئی خلل پیشاب یا ریح یا بھوک کا یا غصہ کا یا ہنسی کا یا سامنے جُت ہو یا پلیدی یا آگ ہو یا کتا ہو یا کوئی آدمی یا جانور یا کوئی چیز پلید ہو یا

جلدی ہو یا کپڑے میلے ہوں اور سر کی چوٹی ننگی ہو یا چادر کے دو طرف نہ ملائے ہوں - یا چونے کی آستینیں لٹکتی ہوں یا تیر کی چادر ڈھیلی ہو ٹخنے ڈھکے ہوں اور عید کی نماز سے پہلے نفل مکروہ ہیں ✣

مسایل استنجا

استنجا فرض اور واجب اور سنت اور مکروہ ہے فرض تب ہے جب نجاست مخرج سے باہر چونی سے زیادہ قدر یا وزن میں ہو واجب تب ہے جب پلیدی چونی کے برابر ہو سنت تب ہے جب پلیدی چونی سے کم ہے مکروہ تب ہے - جب کچھ نہ ہو استنجا کرنے بیٹھے تو بائیں پیر پر زور دیوے اور روئے یا پشت سوئے قبلہ نہ ہووے کہ حرام ہے اگر سہواً بیٹھ جاوے اور خیال آجاوے اسی جا تیں پھر جاوے - ابھی پھرا نہیں تھا کہ پھر نیسے پہلے بخشا جاتا ہے - جہانتک ہو بول ایسی جگہ کرے کہ زمین نرم ہووے یا کھود لیوے کہ زمین بہت پلید نہ ہو جاوے ڈھیلا لیتے وقت ڈھیلے کو اول تین دفعہ زمین پر ٹھکو دے تاکہ تسبیح سے چپ کرے اور زمین کو اول تین دفعہ ٹھکور کرے کہ تسبیح سے چپ رہ ڈھیلے تین ہوں یا ایک تین دفعہ استنجا سنت ہے - ایک ڈھیلے کی چار طرف ہیں تین طرف سے تین دفعہ استنجا کرے تو بھی سنت ادا ہو جاتی ہے اور بعد بڑے استنجا کے چھوٹا استنجا استبرا کے ساتھ کرے یعنی ڈھیلا رکھ کر کہانسے اور سیون کو ملے حتے کہ قطرہ آنا اسکا یقیناً بند ہو جاوے بعدہٗ پانی کے ساتھ ہاتھ دھو کر اول چھوٹا استنجا اسطور پر کرے کہ دونوں بغلیں اور دونوں انٹے ملکر دھووے بعدہٗ تین انگلیاں جوڑ کر ہتھیلی پر دھار پانی کی ڈالتا جاوے اور بڑی انگلی سے درمیان سوراخ سے نجاست

دور کرے اور پھر دوسری انگلیوں سے اسکے کنارے کو صاف کرے کیونکہ استنجا نام ہے نکالنے نجو یعنے پاخانے کا خوب کوشش اور تلاش سے نجاست نکالے تاکہ اسکو یقین ہو جاوے کہ نجاست کی ملاست یعنے لیس نہیں رہی اور خوب نچوڑے اسیطرح تین شرطیں کرے اور سات دفعہ ہاتھ سے صاف کرے کہ خشک ہو جاوے اور مستحب ہے - کہ رومال سے خشک کرے - اگر رومال نہ ہو تو ہاتھ سے ایسا خشک کرے کہ وہ تری کپڑے کو نہ لگے اور پاخانے اور استنجا کو جاتے وقت اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِث اور بعد فراغت کے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْخَبَثَ وَعَافَانِیْ پڑھے اور بول براز بطرف آفتاب اور ستاروں کے اور مقابل ہوا کے نہ کرے اور استنجا پلید چیز اور عزت والی چیز کے ساتھ نہ کرے ✣

مسایل واحکام آب

پانی پاک وہ ہے کہ جاری ہو یا دہ در دہ ہو یا دہ در دہ سے زیادہ ہو اور سوا اسکے پانی قلیل ہے قلیل پانی تھوڑی پلیدی پڑنے سے پلید ہو جاتا ہے یہ دونوں پانی تب پلید ہوتے ہیں - جب پلیدی کا اثر بو یا مزہ یا رنگ سارے پانی میں پھیلجاوے - جو لوگ مطلق پانی کو پاک کہتے ہیں جیسے مالکی مذہب والے انکو فقط یہ سند ملی کہ اَلْمَآءُ طَھُوْرٌ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْءٌ یعنے پانی پاک کرتا ہے کوئی چیز اسکو پلید نہیں کرتی - یہ ارشاد نبوی ہے انکو دھوکھا ہوا یہ حکم پانی جاری کا تھا جیسا کہ حدیثوں سے ثابت ہے کہ نہر جاری مدینہ کے باغ میں جسکے کنارے کا نام بیر بضاعہ تھا اسکے بارے میں ارشاد ہوا اَلْمَآءُ طَھُوْرٌ میں لام

عہد کا ہے یعنی وہ خاص پانی پاک ہے نہ مطلق اور حدیث قلتین کی جسکو
شافعی لوگ سند پکڑتے ہیں کہ جب پانی دو مٹکے بھر جاوے تو وہ پلید نہیں ہوتا
اور حدیث قلتین کی سند غلط ہے۔ دوسری حدیث میں حضرتؐ کا ارشاد
ہے اِذَا وَلَغَ الْکَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَاغْسِلُوْہُ سَبْعًا یعنی کتا
جب برتن سے پانی لک جاوے تو سات دفعہ دھوؤ اور ایک دفعہ مانج لو
یہ مطلق برتن خواہ دس مٹکے کا ہو کتے کے منہ ڈالنے سے ناپاک ہو جاتا ہے
اور اس حدیث قلتین میں مراد از قلتین محقق نہیں کیونکہ قلہ چوٹی پہاڑ
اور آدمی کی چوٹی اور مٹکے کو کہتے ہیں اور بَلَغَ کا لفظ بتارہا ہے کہ مراد اس جگہ
چوٹی ہے اگر مٹکے ہوتے تو اِذَا امْتَلَأَ ہوتا یعنے جسوقت پر کرے مراد اس حدیث سے
کہ تالاب اتنا بھر جاوے کہ پہاڑ کی چوٹی یا آدمی کی چوٹی تک پہنچ جاوے اور حضرت
امام اعظم رحؒ نے فرمایا کہ حضرتؐ اور اصحاب کرام رضؓ غدیر اور پانی جاری سے وضو
فرماتے۔ اور ان پانیوں کی نسبت حکم ہوا کہ پلیدی پڑنے سے جب تک بو مزہ
رنگ بدل جاوے تو پاک ہیں اور لفظ غدیر کا علماء نے تحقیق کرکے دہ در دہ
یا زیادہ پایا ایسے غدیر میں پلیدی ایک طرف سے دوسری طرف نہیں پہنچتی
حدیث شریف میں وارد ہے کہ کنوئیں کا حریم یعنی گرداگرد چاروں طرف سے
دس دس گز تک ہوئے۔ دوسرا کنواں اس حد کے اندر ہووے اور دونوں سے
ایک کنواں پلید ہے تو دوسرا کنواں بھی پلید ہو جاتا ہے اسیواسطے علما نے
حد حوض کی دہ در دہ رکھی کہ ایک طرف کی پلیدی دوسری طرف سرایت نہیں
کرتی۔ اور اگر حوض نیچے سے چوڑا ہے اور اوپر سے دہ در دہ سے تنگ ہے

تو اوپر وضو کرنا ناجائز ہے اور اگر اوپر سے چوڑا ہے اور نیچے سے تنگ ہو اور
کوئی پلیدی پڑ جاوے اور تہ میں بیٹھ جاوے تو اوپر پاک رہیگا اور نیچے پلید
رہیگا۔ اور اگر حوض دہ در دہ چھت والا ہے اس طرح پر کہ پانی چھت سے ملا
ہوا۔ اور دہانہ اسکا جو کھلا ہے دہ در دہ سے کم ہو اس سے بھی وضو کرنا
ناجائز ہے اور اگر چھت سے پانی نہ ملا ہو تو وضو جائز ہے وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

مسایل وضو

وضو کے چار فرض ہیں۔ اوّل سارا منہ دھونا سر کے بالوں کی حد سے ٹھوڑی کے
نیچے تک اور کان سے کان تک۔ دوم ہاتھ دونوں کہنیوں سمیت سوم
مسح چوتھائی سر کا۔ چہارم دونوں پیر ٹخنوں سمیت ایسا دھووے کہ بال کا
قدر خشک نہ رہے۔ داڑھی بھاری ہو تب بھی سارے بالوں کی جڑ کا تر کرنا
فرض ہے اور لٹکتی داڑھی کا دھونا فرض نہیں ہے۔

سُنّت وضو

نیت کرنی دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے اس طرح کہ ایک ایک ہاتھ جدا دھووے
پہلے دایاں پھر بایاں۔ اگر میل کچیل لگی ہو تو مل کر میل اتارے اور کرلی منہ بھر کے
کرے اور مسواک یا انگلی کم از کم تین دفعہ ہر دو طرف دانت کے اوپر نیچے تین تین دفعہ
پھیرے اور ایک بار زبان پر پھیر بسم اللہ پڑھے پھر ناک میں تین دفعہ پانی ڈالکر
کھینچے اور چھنگلی داہنی سے ہر دو نتھنے ملے اور بائیں ہاتھ سے سنکے اور سارے
سر کا مسح کرے اور اندر باہر کانوں کے مسح کرے اور مسح گردن کا کرے اور ہاتھ پیر اوّل
داہنے دھووے اور داڑھی اور انگلیوں ہاتھ پیر کا خلال کرے اور انگوٹھی کے نیچے

مسئلہ یعنے جس چمڑے کا دھونا فرض تھا۔ داڑھی کے نیچے بھی فرض ہے ۱۲۔

ہلاکر پانی پہنچائے اور اعضاء ملکر دھووے اور پے درپے دھووے اور دنیا کی کلام نکرے اور اونچی جگہ قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھے اور پاک جگہ پر وضو کرے۔ اور اعضاء وضو کو بخوبی نچوڑے اور ہر اعضاء پر کلمہ شہادت با بسم اللہ پڑھے اور دعائیں پڑھے اور بعد وضو کے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ پڑھے اور سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ تین دفعہ پڑھے اور اگر وقت ہو تو دو رکعت تحیۃ الوضوء پڑھے ورنہ جو نماز پڑھے ثواب تحیۃ الوضوء کا نیت سے ہو جائیگا۔

نواقض وضوء جو کچھ آگے پیچھے سے نکلے خون ہو یا پیپ یا زرد پانی ناک سے یا پھوڑے پھنسی سے نکلے یا موٹی چچڑی خون میں چوس کر بھر جاوے یا قے کرے یا نماز میں آواز سے ہنسے اگر نماز جنازہ میں ہنسے تو نماز فاسد اور وضو باقی۔

مسایل غسل

غسل میں تین فرض ہیں منہ میں ناک میں بھر کر پانی ڈالنا۔ سارے بدنکو سر سے پیر تک مل مل کے دھونا۔ بڑا استنجا کرنا کہ کوئی بال خشک نہ رہے میل کچیل بدن سے اُتارنا اور تمام بدن کا غسل تب ہوگا جب ناف اور فرج اور ابرو اور موچھیں اور داڑھی ملکے دھووے اور ناک سے رینٹھ جمی ہوئی اور میل دور کرے اور دانتوں میں خلال کرے اور سُنّت غسل کی بِسْمِ اللّٰہِ پڑھے اور جب غسل فرض کی حاجت ہو تو اول جھٹ تیمم کر لیا کرے تاکہ بسم اللہ پڑھنی جایز ہو جاوے اور نیّت اور وضوء با ترتیب کرے اور ننگا نہ نہائے اگر ننگا ہے تو قبلہ کی طرف منہ نکرے کہ خلاف سُنّت ہے۔

موجبات غسل فرض حیض۔ نفاس۔ جنابت تمام بدن پلید ہو جاوے

غسل سنت۔ نماز جمعہ۔ عیدین۔ احرام برائے وقوف در عرفات حاجی کو غسل مستحب۔ پاک بدن والا کافر مسلمان ہووے۔ لڑکا نابالغ پورا ۱۵ سال کا ہو جاوے۔ جنون یا مستی یا بیہوشی سے ہوش میں آجاوے بعد حجامت سینگے لگانیکے جب غاسل میّت کو غسل دیچکے شب برات میں ۲۷ رمضان میں حاجیونکو مزدلفے میں جانیکے واسطے واسطے دخول مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے اور واسطے دخول کعبہ کے اور واسطے نماز سورج گرہن چاند گرہن اور استسقاء کے اور واسطے ہر ایک نماز کے برائے دفع خوف یا دفع تاریکی اور آندھی کے ہوا اور جس کا بدن پلید ہو جاوے اور جگہ نا معلوم ہو۔

تنبیہ۔ یہ سب غسل تب فایدہ کرتے ہیں جب دل کا غسل کر لیوے یعنے اپنے دلکو سب عقاید فاسدہ سے اور بد خلقی سے پاک کر لیوے حتیٰ کہ دشمنی کسی مسلمان کے دل میں نہو اور عظمت اللہ تعالیٰ اور رسولخدا اور مقربان الٰہی کی ہو

مسایل اذان

اذان اوّل وقت میں مسنون ہے۔ اوّل وقت اعلام کا وقت ہے اور وہ مسنون موجب ثواب ہے اور میان وقت کے فقط اعلام جماعت کا ہے اور اذان مشہور ہے ہر کلمہ پر وقف کرے اور آواز ذرا دراز کرے۔ مدّات برابر کرے کلمہ شہادت کے دو دو دفعہ کہے چار چار دفعہ کہنے خلاف سنّت میں ثبوت اسکا بالکل نہیں اور ابو محذورہ مؤذن کی طرف جو نسبت کرتے ہیں یہ غلط ہے اُسنے شہادتیں بغیر مد کے پڑھیں حضرت نے فرمایا مد کے ساتھ پڑھو انکو دھوکا ہوا۔ کہ شہادتیں چار چار دفعہ ہیں بلا مد اور بالمد یہ اذان

حضرت بلال کی قایم اور دایم رہی ایسی اذان فرشتے نے کہی تھی
اور آسمان پر حضرت نے سنی تھی اور شہادتین میں حضرت کا نام مبارک
سنتے وقت دو دفعہ دونو انگوٹھے اور سبابتین چومنے مسنون ہیں حضرت
صدیق اکبرؓ اور حضرت امام حسنؑ اور حضرت خضرؑ اور بہت مشایخ نے
چومے اور فایدے اٹھائے اور حضرتؐ کی بشارت ہے کہ جو ایسا کریگا-
اُسکو میں بہشت میں لیجاونگا - یہ حدیث ثابت صحیح ہے کنز العباد
میں اسکی تصحیح کی ہے ملا علی قاری اپنی کتابوں میں اور شیخ عبدالحق وغیرہ
سب اس حدیث کو صحیح مان چکے ہیں. فقط ایک جراحی لکھتا ہے
کہ مجھکو اسبات کی حدیث صحیح نہیں ملی حدیث ضعیف ہی ظاہر ہے کہ
فضایل اعمال میں سند حدیث ضعیف کی کافی ہے پس بالاتفاق یہ بات
مسنون ہے جو کوئی منع کرے سوا سند کے حکم اسکا کفر ہے شریعت میں حکم کا
ایجاد کرنا کفر ہے اسکی اجابت بالقول القدم واجب ہے اور اذان مسجد سے
باہر تھی خواہ اذان خطبہ جمعہ کی ہو وہ بھی باہر تھی. ہشام بن عبدالملک نے
مسجد میں خطبہ کے وقت کہلائی - پہلے اس سے باہر ہوا کرتی تھی امام کے نزدیک
کہنی بالکل خلاف ہے دور پچھلی صفوں میں چاہئے اور تکبیر بھی پچھلی صفوں نہیں
ہے پہلی صف میں نمازیونکو چیر کر آنا ضرور نہیں موقع ملے تو آوے ورنہ لوگونکو تکلیف
نہ دیوے یہ ماوردی نے بیان کیا جیسا کہ عینی شرح بخاری میں ہے پیچھے دعا
کرے اور اقامت یعنی تکبیر مثل اذان کے ہے مگر جلدی - اور قد قامت الصلوٰۃ
دو دفعہ اور اس کی اجابت بھی واجب ہے بالقول والقدم -

مسایل نماز

فرایض نماز - نماز کے فرایض ۲۷ ہیں - وضو - بدن پاک کپڑا پاک
جگہ پاک مرد کو ناف سے زیر زانو تک اور عورت کو سارا بدن سوا
چہرہ اور دو کف دست اور دو پیر کے ڈھانکنا اور قبلہ اور وقت کا ہونا
اور جاننا اسبات کا کہ وقت نماز کا ہے اور تکبیر کھڑا ہو کر کہنا - اور
نیت کا تکبیر سے پہلے ہونا - اور تکبیر تحریمہ زبان سے کہے کہ آپ سن لے
اور مقتدی کو نیت متابعت کی کرنی اور اقتدا فرض کا فرض ہے اور
اقتدا واجب کا واجب ہے. اور قیام فرایض اور واجب اور سنت موکدہ
میں بقدر قرائت کے فرض ہے - اور قرائت قرآن مجید ایک آیت ہر دو
رکعت میں فرض ہے اور ساری رکعتوں واجب اور سنت اور نفل
میں اور رکوع اور سجود تحت چیز پر پیشانی بقدر تسبیح ٹک جاوے اور سجدہ گاہ
کا گھٹنوں سے بالشت سے زیادہ اونچا نہ ہونا اور سجدہ میں دونوں ہاتھ اور
دونوں گھٹنے زمین پر ٹکانے اور کوئی انگلی پاؤں کی ٹکانی اور رکوع سجدہ سے
مقدم ہونا - اور پہلا سجدہ کرکے جلوس کے قریب ہو کر دوسرا سجدہ کرنا -
اور قعدہ اخیر بقدر تشہد اور قعدہ اخیرہ سب ارکان سے پیچھے کرنا اور
ساری نماز جاگتے پڑھنا اور سارے فرایض اور واجبات نماز کے سنتوں
اور مستحبوں سے جدا جدا پہچاننا اور اعتقاد فرایض کا فرض جاننا تاکہ فرضونکو
نفل نہ اعتقاد کرے کہ نفل کی نیت فرض ادا ہو جاتا ہے اور فرض نیت
نفل نہیں ادا ہوتا ان فرایض کا جاننا فرض ضروری ہے کہ بلا علم فرایض

نماز کے نماز ناجائز ہے۔ جب فرض کو فرض نہ جانا تو فرض ادا نہ ہوا ✤

واجبات نماز

وہ اٹھارہ (۱۸) ہیں دو رکعت اول میں سورہ فاتحہ کا پڑھنا امام اور منفرد کو اور اور سورۃ یا آیت ملانی اول دو رکعت فرض میں اور ساری رکعت واجب اور سنت اور نفل میں اور فرض میں تعیین دو رکعت اول برائے قرات اور تقدیم فاتحہ بر سورۃ اور ناک اور ماتھے پر سجدہ کرنا اور دوسرا سجدہ ساتھ پہلے سجدے کے جلسہ کر کے ملانا۔ ارکان میں (بقدر تسبیح) کے رکوع سجود قومہ جلسہ میں اور قعدہ پہلا نماز سہ گانہ چہار گانہ میں اور تشہد پڑھنا ہر دو قعدہ میں اور پہلا قعدہ ختم کر کے تیسری رکعت کو جلدی کھڑا ہونا اور لفظ سلام کے ساتھ نماز سے باہر آنا اور علیکم واجب نہیں جیسا کہ در مختار میں ہے اور دعائے قنوت وتر میں اور تکبیرات عیدین کی اور شروع کرنا نماز کو ساتھ لفظ اللہ اکبر کے اور دوسری رکعت عیدین میں تکبیر رکوع یعنی اللہ اکبر (اور سوائے عیدین کے تکبیر رکوع کی سنت ہے) اور صبح اور شام اور عشاء اور وتر و تراویح اور جمعہ اور عیدین میں جہر کرنا امام کا۔ اور ظہر و عصر میں اخفاء کرنا ✤

بیان سنت ہائے نماز

وہ تقریباً اکتالیس ہیں اول تکبیر تحریمہ کے واسطے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا۔ مردوں کو اور کندھوں تک عورتوں کو۔ انگلیوں کو کھلا رکھنا متوجہ بقبلہ! اور مقتدی کو تکبیر امام کے ساتھ تکبیر کہنی مردوں کو ناف کے تلے ہاتھ باندھنا اور عورتوں کو سینے پر۔ اور ثناء پڑھنی یعنی سبحانک اللھم سبکو اور اعوذ باللہ

پڑھنی امام کو اکیلے کو نہ مقتدی کو اور بسم اللہ پڑھنی ہر رکعت کے اول اور آمین کہنی اور اعوذ بسم اللہ اور آمین آہستہ پڑھنی اور تکبیر تحریمہ کے وقت ٹھہر کے آرام سے کھڑا ہو جانا سوائے جھکانے سر کے اور امام کو تکبیریں باواز بلند کہنی اور فاصلہ درمیان دو قدموں کے بقدر چار انگشت اور صبح اور ظہر کی نماز میں سورتیں لمبی پڑھے اور عصر و عشا میں درمیانہ سورتیں اور مغرب میں چھوٹی سورتیں۔ اگر شہر میں ہو یہ حکم ہے اگر مسافر ہو تو جیسا وقت کے مناسب ہو ویسا پڑھے اور صبح میں پہلی رکعت لمبی ہو اور تکبیر رکوع کی اور تین تسبیح کہنی رکوع میں گھٹنے پکڑنے انگلیاں کشادہ کر کے رکوع میں اور عورت انگلیاں ملائے رکھے اور رکوع میں دونو پنڈلی سیدھی کھڑی رکھے اور پیٹھ سیدھی یا ہموار ہو۔ سر اور سرین برابر ہوں اور رکوع سے سر اٹھانا اور قومہ میں آرام سے کھڑا ہونا (تحقیق ہے کہ یہ واجب ہیں) اور سجدہ کو جاتے اول گھٹنے ٹکانے۔ پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی اور سر اٹھاتے وقت برعکس کرنا۔ اول پیشانی پھر ناک پھر گھٹنے اور سجدہ میں تین تسبیح کہے اور سجدے سے سر اٹھانے کی تکبیر اور سر رکھنا۔ درمیان دونوں ہتھیلیوں کے اور سجدے میں اندام ایک دوسرے سے دور رکھنے۔ ران پیٹ سے اور پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے اور بازو پسلیوں سے جدا ہیں اور عورت سب کو ملائے اور جلسہ یعنی بائیں پاؤں پر بیٹھنا دایاں کھڑا کر کے آرام کرنا (تحقیق یہ ہے کہ واجب ہیں) اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔ اور عورت جلسہ میں دونو پاؤں نکال کر بائیں سرین پر بیٹھے اور بوقت شہادت رفع سبابہ کرنا اور تیسری چوتھی رکعت فرضوں میں صرف الحمد پڑھنی اور درود شریف پڑھنا قعدہ اخیرہ میں اور دعا مانگنی ساتھ دعا ادایت

قرآن کے یا الفاظ حدیث کے۔ دونوں سلام کیوقت گردن دائیں بائیں پھیرنی۔
اور سلام کیوقت نیت مردوں اور فرشتونکی کرنی۔ امام کو اپنے مقتدیونکی اور مقتدیونکو
اس طرف والے نمازیوں اور امام اور فرشتوں اور نیک جنونکی اور جو مقتدی امام کے
محاذی کھڑا ہے امام دونو سلاموں میں اسکی نیت کرے اور وہ بھی امام کی دونوں
سلاموں میں نیت کرے۔ اور اگر اکیلا پڑھتا ہو تو دونو سلاموں میں نیت فرشتوں
کی کرے اور صالح جنونکی اور دوسرا سلام پہلے سلام سے نرم ہو اور سلام امام کے
ساتھ مقتدی سلام کہے اور شروع سلام دہنی طرف ہو اور مقتدی مسبوق
یعنے جو امام کے ساتھ پیچھے سے آملا ہے وہ امام کے سلام تک منتظر رہے۔
اگر وقت تنگ ہے یا اسکو کوئی ضرورت ہے تو اپنا تشہد ختم کر کے نماز قضا
کے واسطے کھڑا ہو جاوے۔

آداب نماز

جب مکبر حَیَّ عَلَے الْفَلَاح کہے تب اٹھیں[1] اور حَیَّ عَلَے الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَے
الْفَلَاح تکبیر میں پڑھتے ہوئے اپنا چہرہ دائیں بائیں پھیرے اور قَدْ قَامَتِ
الصَّلٰوۃ کے بعد امام تکبیر کہے تکبیر کیوقت دونوں ہاتھ انگلیوں کو کانونکی
لو سے انگوٹھے لگائے اور نظر سجدہ گاہ کیطرف رکھے۔ رکوع میں پشت پا پر۔
سجدہ میں ناک کی تھوتھنی پر قعدہ میں اپنی گود میں۔ دونو سلام کیوقت دونوں
شانوں پر اور دعا کیوقت دونوں ہاتھ کھلے رکھے جیسے سجدہ میں تھے۔ یہ دعا سجدہ
عرشی ہے۔ دعا کا قبلہ عرش ہے جیسے سجدہ نماز کا سوئے قبلہ ہے ویسا ہی دعا کا
قبلہ عرش ہے دونوں ہاتھ اول تکبیر کیوقت اور سجدہ میں اور دعا کے وقت برابر ہیں

[1] اور مقتدی پہلے بیٹھے رہیں ۱۲

فرق اتنا ہے جتنا تکبیر کے وقت یا سجدہ کے وقت رہتا ہے۔

سنت صبح کا مسئلہ

شرح معانی آثار طحاوی جلد اول صفحہ ۲۱۸ جب امام صبح کی نماز پڑھ
رہا ہو تو پیچھے آنیوالا جسنے سنت فجر نہیں پڑھی کیا کرے سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
کا اتفاق ہے کہ وہ سنت دروازہ مسجد میں یا کسی گھر پاس والے میں یا کسی
مسجد کے کسی گوشہ میں یا ستون کی آڑ میں یا صف سے علیحدہ جہاں موقعہ ملے
اس شرط پر کہ جانتا ہو کہ سنت ادا کر کے جماعت میں شامل ہو جاؤنگا۔
تو ان مقامات مذکورہ میں سے کسی میں سنت ادا کرے۔ مگر ایسی ادا کرے
کہ تھوڑی قرات اور ایک ایک تسبیح رکوع و سجود میں کہے جب جانتا
ہے کہ سنت پڑھتے پڑھتے جماعت ہو جاویگی اور وہ نہ ملے گا تو سنت ترک
کر دیوے اور شامل جماعت ہو جاوے اور امام محمد رح فرماتے ہیں کہ بعد از فراغ
فرض وہیں بیٹھا ہے جب سورج نکلے تب سنت قضا کرے اب یہ سنت ہے
یا نفل۔ تحقیق تو یہ ہے کہ یہ نفل ہیں کیونکہ سنت نام اس فعل کا ہے جو حضرت
نے آپ بارہا کیا یا فرمایا یا دیکھا اور خاموش رہے سو اس سنت کے بارے
میں کوئی فعل و قول تقریر حضرت سے ثابت نہیں ہوا صرف عبداللہ بن عمر رضی
کا فعل ہے کہ جب سنت رہجاتی تو بیٹھے رہتے اور جب سورج نکلتا تب
پڑھتے۔ مخالف کہتا ہے کہ حدیث میں وارد ہے کہ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃ
فَلَا صَلَاۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃ یعنے جب نماز کی تکبیر کہی جاوے تو سوا اسکے
فرض کے کوئی نماز نہیں۔ الجواب اسکے جواب میں امام طحاوی نے کہا۔

کہ یہ حدیث ابوہریرہؓ کی ہے اور جملہ اصحاب کے افعال اُسکے مخالف ہیں یہ سنت نہیں ہو سکتی حفاظ حدیث نے عمرو بن یسار سے ایسا ہی بیان کیا ہے چنانچہ دوسری حدیث میں ابوہریرہؓ ہی راوی ہیں۔ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الَّتِیْ اُقِیْمَتْ لَہَا یعنی جب نماز کیواسطے تکبیر کہی جاوے تو سوائے اس نماز کے دوسری نماز نہیں الجواب یہ کہ جس جگہ سنت پڑھے اُس جگہ سے آگے پیچھے ہٹ یا بڑھ جاوے مستحب ہے اور اُسی جگہ کھڑا رہنا مکروہ ہے۔ جب اسنے ایک جگہ سنت و فرض پڑھے تو سنت کو فرض بنا دیا۔ جیسا مالک بن بُحَینہ کا قصہ مشہور ہے کہ جب تکبیر کہی گئی تو وہ سنت پڑھ رہا تھا۔ پس اُسی جگہ فرض پڑھے جب سلام پھیر اگیا تو سب لوگ اسپر جمع ہوئے اور حضرت نے فرمایا اَلصُّبْحَ اَرْبَعاً اَلصُّبْحَ اَرْبَعاً یعنے کیا صبح کی نماز چار رکعت ہے بات یہی تھی کہ اسنے سنت فرض ایک جگہ پڑھے اس کراہت کو حضرتؐ نے دوسری حدیث میں تصریح فرمائی۔ جیسا صائب بن یسار امیر معاویہؓ سے راوی ہے کہ امیر نے حضرتؐ سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا لَا تَفْعَلْ حَتّٰی تَقَدَّمَ اَوْ تَاَخَّرَ یعنی ایسا مت کر جب تک تو آگے پیچھے نہ ہووے اور ابوہریرہؓ نے حضرت سے روایت کیا ہے [illegible] تُکَاثِرُوْا الصَّلٰوۃَ الْمَکْتُوْبَۃَ بِمِثْلِہَا فِی الْمَسْجِدِ فِیْ مَکَانٍ وَّاحِدٍ [illegible] یعنے تم نماز فرض کو بہت مت کرو ایسے ہی نماز کے ساتھ ایک جگہ مسجد میں [illegible]ر ایسا ہی دوسری حدیث میں وارد ہے کہ حضرتؐ نے ایک شخص کو فرمایا جسنے [illegible]عت کے پیچھے سنت پڑھی تھی یہ ملنا صف میں مکروہ ہے اسکو حنفیہ مکروہ

البیانہ کیا کہ تو جواب اس کا یہی ہے کہ اسنے ملکر صف کے ساتھ سنت پڑھی تھی

کہتے ہیں اسیواسطے لکھا ہے کہ دور از صف کسی کونے میں یا دروازے میں یا کسی ستون کی آڑ میں سنت ادا کرے۔ اب یہ بات کہ شمول بجماعت فرائض افضل ہے یا شغل بادائے سنت فجر جواب یہ ہے کہ مقابلہ بیجا ہے کیونکہ یہ کوئی نہیں کہتا کہ فرض ترک کرے۔ بلکہ حنفیہ کا مطلب یہ ہے کہ جب جانتا ہے کہ سنت ادائے کر کے شامل فرض ہو جائیگا۔ تو سنت بشرائط مذکورہ ادا کر لیوے نہ یہ کہ فرض ترک کرے پس جب آدمی گھر میں ہووے اور آواز تکبیر کا یا قراءت امام کی سُنے تو باتفاق فریقین گھر میں پڑھے اور جب گھر میں شغل بہ سنت افضل ہے تو اب یہ بات کہاں ہوئی کہ شمول بفرض ہے یا شغل بہ سنت افضل ہے یہ تاکید سنت فجر میں ہے نہ ظہر میں۔ اسواسطے کہ حضرتؐ سنت فجر کی نسبت بڑی تاکید فرماتے تھے کہ سنت کی دو رکعت نہ چھوڑو اگرچہ تمکو گھوڑے روندیں۔ غرض اس سے فضیلت کا پانا ہے نہ ضد کرنا۔

قراءت مقتدی امام کے پیچھے ناجائز ہے

دس اصحاب حضرتؐ کے قراءت فاتحہ کو خلف امام منع فرماتے تھے جن کے نام یہ ہیں۔ ابوبکر صدیقؓ۔ عمر فاروقؓ۔ عثمانؓ بن عفان اور حضرت علیؓ بن ابی طالبؓ اور عبد الرحمنؓ بن عوف اور سعید بن ابی وقاصؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ۔ اور زیدؓ بن ثابت اور عبد اللہؓ بن عمر اور عبد اللہؓ بن عباسؓ اور عبد الرزاق اپنی کتاب مصنف میں لکھتا ہے کہ یہ سب منع فرماتے تھے اور طحاوی نے باسناد حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا

مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلَيْسَ عَلَى الْفِطْرَةِ یعنے جو شخص امام کے پیچھے پڑھے وہ شرائط اسلام پر نہیں اور ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب مصنف میں بروایت ابی یحییٰ حضرت علیؓ سے روایت کیا مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَخْطَأَ الْفِطْرَةَ یعنے جو امام کے پیچھے پڑھے وہ شرائط اسلام کو خطا کر گیا۔ یعنے اسلام کو نہ پہنچا۔ اور دار قطنی نے بھی کئی طریقوں سے بیان کیا ہے۔ اور عبد الرزاق نے اپنی مصنف میں بھی روایت کیا اور ابن مسعودؓ نے کہا کہ اسکا منہ مٹی سے بھر جائے۔ عمرؓ بن خطاب نے فرمایا کہ اسکے منہ میں انگارے ہوں تو میں اچھا جانتا ہوں اور کتاب التمہید میں ہے کہ حضرت علیؓ اور سعدؓ اور زید بن ثابت نے فرمایا کہ امام کے ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہے نہ نماز سری میں نہ نماز جہری میں اور عبد الرزاق اور طبرانی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔ اور امام طحاوی کہتا ہے کہ یہ اصحاب کبار اعلے درجے کے ہیں امام کے پیچھے خاموش رہنے پر متفق ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا شدومد حضرتؐ کے ساتھ موافقت بڑی دلیل ہو کہ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ یعنے جب قرآن شریف پڑھا جاوے تو تم سنو اور چُپ ہو ضرور تم پر رحم کیا جاویگا اور حضرتؐ نے فرمایا کہ امام کی قرأت مقتدی کی ہے

نماز وتر

اول رکعت میں اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ یا سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے جیسا کہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے اور جسکو دعاء قنوت یاد نہو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ تین بار یَا رَبِّ یَا رَبِّ تین دفعہ پڑھے اور مقتدی جاہل کو امام کی دعاء کافی ہے یعنے چُپ رہے اور بھی جائز ہے۔

وتر کا وقت بعد از نماز عشا کے ہے پس وتر پہلے نماز عشا سے نہونگے ترتیب نماز و نمیں فرض ہے پہلی جب تک ادا نہ کیجائے دوسری ناجائز ہے۔ مگر جب پانچ نمازیں قضا ہو جائیں تو پھر ترتیب باقی نہیں رہتی (وتر تین رکعتیں ہیں) عتبہ بن مسلم کہتے ہیں کہ مینے عبد اللہ بن عمرؓ سے وتر پوچھے فرمایا کہ وتر النہار جانتا ہے میں بولا ہاں میں جانتا ہوں مغرب کی نماز وتر ہے فرمایا سچ کہا تو نے حضرت شیخ محی الدین بن عربی قدس سرہٗ نے فتوحات مکیہ میں امام ابو حنیفہؒ کی تعریف کر کے لکھا ہے کہ آفرین کیسا اجتہاد کشف تام ہے۔ فرمایا حضرتؐ کا ارشاد ہے اِنَّ اللّٰهَ زَادَكُمْ صَلٰوةً كَصَلٰوتِكُمْ وِتْرَ النَّهَارِ یعنے اللہ نے تمکو ایک نماز زیادہ کی ہے مثل تمہاری نماز وتر النہار کے امام ابو حنیفہ نے اس حدیث سے وجوب وتر کا معلوم کیا کہ واجب مثل فرض کے ہوتا ہے عمل میں و قضا میں نہ اعتقاد میں تشبیہ ہے یہ سمجھے کہ مشبہ بہ مشبہ سے افضل ہوتا ہے فرض واجب سے افضل ہے کہ اسکا اعتقاد کرنا بھی فرض ہو اور واجب کا اعتقاد واجب چاہیئے نہ فرض اور تین رکعت اس تشبیہ سے ثابت ہیں اور اس بارے میں بہت حدیثیں ہیں۔

مسئلہ جمعہ

نماز جمعہ دیہات میں مطلقاً جائز نہیں ہے اور شہروں میں موجودگی ان

بادشاہ اسلام یا باذن صوبہ یا قاضی سلطانی جنکو سلطان المعظم کا
اذن ہو جائز ہوتی ہے۔ اور ملک ہندوستان میں نہ سلطان ہے نہ اُسکا
نائب نہ قاضی ماذون کہ جمعہ پڑھاوے حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت
علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِيْقَ اِلَّا فِيْ مِصْرٍ
جَامِعٍ اَوْ مَدِيْنَةٍ عَظِيْمَةٍ یعنے جمعہ اور تکبیر تشریق اور نماز عید الفطر
اور نماز عید الضحےٰ سوائے بڑے شہر کے نہیں ہوتی۔ اس حدیث کو عبد الرزاق
نے اپنی کتاب مصنف میں بروایت عمرؓ از ابی اسحاق از حارث از علی بیان
کیا ہے۔ اس حدیث کی سند میں نووی نے اعتراض کیا حجاج بن ارطاۃ
کہ وہ ضعیف ہے۔ بدر الدین عینی نے جواب دیا کہ اس حدیث کی اسناد
بہت ہیں نووی کو ایک ایک سند ملی جسمیں حجاج بن ارطاۃ دوسریوں سے
ناواقف ہے بلکہ اس حدیث کو ابن شیبہ نے روایت کیا اور دوسرے نے بھی
کیا یعنے بروایت جریر از منصور از طلحہ از سعدؓ ابن عبیدہ از ابی عبد الرحمنؓ
بلکہ ابی زید نے کتاب اسرار میں لکھا ہے کہ محمد ابن حسن نے مرفوعاً بیان کیا
اس حدیث میں کوئی اعتراض نہیں سو اس حدیث سے ثابت ہو کہ جمعہ اور عید اور
تکبیر تشریق دیہات میں واجب نہیں۔ بلکہ در مختار میں لکھا ہے کہ مکروہ ہے (۵)
(از عینی شرح بخاری جلد سوم صفحہ ۲۶۴) اور ابن ماجہ میں جابر سے مروی ہے
کہ حضرت نے فرمایا مَنْ تَرَكَهَا فِيْ حَيَاتِيْ اَوْ بَعْدِيْ وَلَهُ اِمَامٌ عَادِلٌ اَوْ
جَائِرٌ اِسْتِخْفَافًا بِهَا فَلَا جَمَعَ اللهُ شَمْلَهُ وَلَا بَارَكَ لَهُ فِيْ اَمْرِهِ الخ
یعنے جو جمعہ چھوڑا بحالیکہ امام اُس کا موجود ہے۔ امام خواہ عادل یا ظالم

تو جمعہ کو خفیف سمجھکر چھوڑے تو اسکے لئے یہ بددعا ہے۔ امام شافعی کا قول
ہے کہ اذن سلطان کا مسنون ہے اور مذہب حنفیہ اور بقول امام احمد اذن
شرط ہے یعنی فرض ہے (عینی جلد سوم صفحہ ۲۶۰) اس حدیث سے
فرضیت جمعہ کی ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ اسمیں بددعا ہے اُخروی عذاب کا کوئی
ذکر نہیں اور دین کے نقصان کا کوئی اشارہ نہیں اور یہ حدیث خبر احاد ہے
خبر احاد موجب یقین کی نہیں ہوتی۔ بلکہ خبر مشہور بھی موجب یقین نہیں موجب
یقین تو حدیث متواتر ہوتی ہے سو اس بارے میں کوئی حدیث مشہور اور متواتر
ثابت نہیں ہو فرضیت کجا۔ آیہ شریفہ میں اتنا ہے یَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا
نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ یعنی اے
ایمان والو جب جمعہ کے روز نماز کیواسطے منادی کرائی جاوے تو دوڑو طرف
ذکر اللہ اور بیع یعنے خرید و فروخت چھوڑو تو اس آیت شریف سے نماز کیواسطے جانا
بشرط منادی ہے۔ مطلقاً حکم حاضری کا نہیں۔ اب منادی کی تحقیق کیجاوے
تو یہی نکلیگا کہ صاحب حکم حکماً رعیت کو بلاوے جو نہ آوے اُسکو تعزیر لگاوے
اگر صاحب حکم موجود ہو اور منادی عام نہ کرائے تو بھی حاضر ہونا فرض نہیں
اور دوسری حدیث میں بخاری نے بیان کیا کہ جس روز بارش ہو نماز جمعہ کیواسطے
مسجد میں مت آؤ اور نماز ظہر گھروں میں پڑھو قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ۔
یعنے حضرت نے فرمایا جو تین جمعے بغیر ضرورت کے چھوڑے تو اسکے دل پر زنگ
لگجاتا ہے (ع ج ۳ ص ۲۳۴) فرضیت جمعہ کی آیت اور حدیث اور اجماع
اُمت سے ثابت ہے۔ آیت فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ بیع مباح
کو ترک کرنا اور حرام سمجھنا بسوائے فرض کے ناممکن ہے یعنے محرم مباح کا فرض
ہوتا ہے بیع مباح ہے اسکو حرام کرنیوالا فرض ہے اور وہ نماز جمعہ کی ہے اور

فرادی اللہ سے خطبہ ہے چپ خطبہ فرض ہوا جو شرط نماز کی ہے تو فرضیت جمعہ
کی بطور اولےٰ ثابت ہوئی۔ اور یاد رہے کہ یہ خطبہ بامر سلطان ہے مطلقاً فرض
نہیں فرض کرنیوالا امر سلطانی ہے نہ بذاتہٖ۔

اور سنت حدیث جابرؓ اور ابی سعدؓ کی ہے کہ دونوں راوی ہیں کہ حضرت نے
خطبہ فرمایا واعلموا ان اللّٰہ فرض علیکم صلوٰۃ الجمعۃ اللہ تعالیٰ نے نماز
جمعہ کی تم پر فرض کی ہی اور اجماع اُمت کا ظاہر ہے کہ کل امت فرضیت جمعہ پر
متفق ہے لیکن فرضیت اسکی مطلقاً نہیں مشروط بشرائط ہے سب علما
متفق ہیں کہ سواے جماعت کے جمعہ نا جایز ہے ایک دو نہیں پڑھ سکتے۔
مسافر پر فرض نہیں اعمی۔ قیدی اعرج پر فرض نہیں۔ عورت اور غلام پر فرض
نہیں۔ بارش کے روز فرض نہیں۔ جیسا مذکور ہو چکا بدون اذن سلطان کے
فرض نہیں۔ عندالامام اعظمؒ اور بغیر مقیم (امیر) کے عندالشافعی فرض نہیں بغیر
شہر کے عندالامام ابو حنیفہ فرض نہیں۔ اصل اصول سب شرایط کا ایک بڑی
شرط ہے جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ یعنے جب لوگ بلائے
جاویں اسواسطے نماز جمعہ کے اگر جمعہ کے روز ندا یعنے اذان بلا اذن بادشاہ کے ہو تو
یہ اذان ظہر کی ہے نہ جمعہ کی اس اذان سے بیع مکروہ ہے حرام نہیں حضرتؐ
مدینہ میں تشریف نہیں لائے تھے کہ پہلے اسعد ابن زرارہ لوگونکو جمع کرتے اور
جمعہ پڑھتے۔ جب حضرتؐ مدینہ میں تشریف لائے تو جمعہ پڑھنا شروع فرمایا۔ اول جمعہ کو
جو اسلام میں حضرتؐ نے قایم فرمایا وہ دار بنی سالم بن عوف میں جو ما بین قبا و (نام موضع)
و مدینہ واقع ہے پڑھا قبل نزول آیت جمعہ قایم فرماتے تھے حکم الٰہی کوئی نہیں آیا تھا
اور اسوقت کا جمعہ یعنی اسعد ابن زرارہ کا جمعہ پڑھانا اور حضرتؐ کا جمعہ پڑھانا
فرض نہیں تھا کیونکہ وحی نہیں آئی اسواسطے خطبہ میں اصحاب کبار کاروان کی آواز
سنکر چپ گئے جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا واذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض

وابتغوا من فضل اللہ الخ۔ فرض ہوتا تو اصحاب کیوں جاتے۔

اصل فرض جمعہ ہے یا ظہر ہے

(اس میں اختلاف ہے)

اعذار یعنے عذرہائے ترک جمعہ بہت ہیں۔ بارش۔ بیمار داری۔ بیماری۔
اہتمام جنازہ اور قید اور مسافری۔ نابینائی اور لنگڑا پن (ص ۲۷۳ ع
شرح بخاری جلد ۳) یہ عذرہائے مذکور موجب ترک جمعہ کے ہوسکتے ہیں۔

اسباب ترک جمعہ

شامی صفحہ ۵۴۰ تتمہ میں لکھا ہے کہ معراج الدرایہ میں منقول از مبسوط ہے
کہ دیار کفار جنمیں قاضی اور والی مسلمان از جانب حاکم مقرر و منسوب ہیں
وہ دیار اسلام ہے کیونکہ احکام شرعیہ جاری ہیں نہ احکام کفر مگر جن بلاد
میں قاضی اور والی مسلمان نہووے تو مسلمان کو لازم ہے کہ ایک قاضی
تبراضی جمیع مسلمانان مقرر کریں کہ وہ احکام شرع کے جاری کرے اور بڑے
حکام سے التماس کریں کہ ایک مسلمان والی باختیار اسکے واسطے مقرر کرے
کہ وہ جمعہ پڑھاوے فقط اس سے معلوم ہوا کہ جبتک والی باختیار اجراے
حدود موجود نہو اور اذن اقامت جمعہ نہ دیوے تو جمعہ نا جایز ہے۔
ہندوستان میں نہ کوئی قاضی سلطانی نہ تبراضی جمیع مسلمانان نہ کوئی
مجسٹریٹ با اختیار مقرر کردہ ہے۔ حکام کہ احکام شرعی جاری کرے۔ لیکن جمعہ
کسطرح نماز ظہر کو موقوف کرکے خود قایم مقام اسکے ہو جاوے نہیں ہوسکتا۔
یہ شعار اسلام کا ہے مسلمان اپنے اپنے فرقے واسطے جمع ہو کر ایک رسم ادا کرلیتے
ہیں۔ اگر جمعہ کے طور پر سب فرقے ایک جگہ جمع ہو کر نماز پڑھیں تو طرح طرح کے فتنہ
قایم ہوں جنکے یہ نتیجہ (تجربہ) کہ اس مسجد متقفل ہو جائے اور فریقین کے سر غنہ و اہل جیلخانہ
ہو کر نماز فرض سے بھی محروم رہیں۔ جیلخانہ آباد و دولت زیادہ یہ جمعہ شریف کے اہل جمعہ

کریگا۔ والسلام پس نماز ظہر مقدم ہے اسکو چھوڑنا اور جمعہ کو اسکے قائمقام جاننا یہ حکم نفسانی ہے نہ رحمانی جمعہ ادا کرکے اپنی ظہر کی نماز پڑھنی فرض ہے۔

مفسداتِ نماز

نماز کے مفسدات ۶۸ ہیں۔ بات چیت کرنی جانکر یا بھولکر اور دعا کرنی قرآن وحدیث کی اور سلام دینا اور سلام کا جواب دینا زبان سے یا ہاتھ سے یعنی مصافحہ سے اور دو ہاتھ سے کوئی کام کرنا ایک ہاتھ سے کہ دوسرا جانے یا دانتوں سے کوئی چیز چنے کے برابر نکالکر نگلنی کہ یہ نماز میں نہیں۔ اور سینہ کعبہ سے پھیرنا۔ اور کھانا باہر سے منہ میں ڈالکر نگلنا اور پینا اور کھانسنا بلا عذر اُف کرنا اور آواز سے رونا اور آہ اُح کرنا۔ رونا درد سے یا مصیبت سے نہ ذکر بہشت اور دوزخ سے اور چھینک کا جواب یرحمک اللہ دینا اور لا الہ الا اللہ سے اور انا للہ کسی مصیبت کے جواب میں کہنا اور الحمد للہ کہنا خوشی کے جواب میں۔ اور کوئی جواب دینا کسی کے سوال کا۔ اگرچہ قرآن مجید کی آیت ہی ہو اور تیمم کرنیوالا پانی دیکھے اور مدت مسح موزہ کی گزر جاوے اور موزہ نکال لینا۔ اور اُمّی یعنی جاہل کا آیت کو سیکھنا اور ننگے نے کپڑا پانا اور اشارہ کے ساتھ پڑھنے والا رکوع سجود کی قدرت پالیوے اور صاحب ترتیب کا نماز فوت شدہ کو یاد کرے اور خلیفہ بنانا امام کا ایسے کو جو لیاقت امامت کی نہیں رکھتا اور طلوع آفتاب نماز صبح میں اور زوال کا وقت ہو جاوے نماز عیدین میں۔ اور وقت ظہر کا گزر جاوے نماز جمعہ میں۔ اور گرنا پٹی کا زخم سے۔ جب زخم اچھا ہو وے اور دھونا آن پڑے یا عذر معذور کا اور وضو توڑ دینا یا آپ کانٹا چبھے یا کسی کے چھونے سے خون نکلے یا بڑی چچڑی خون کو چوسے اور بیہوشی اور جنون اور منی کا نکلنا نظر سے یا احتلام سے اور برابر ہونا نماز میں مرد کا ساتھ عورت بالغہ کے جماعت میں بلا حجاب اور ننگا ہو جانا اور عورت کو بازو ننگا کرنا اور قرأت قرآن وقت آنے جانے کے وضو کے

کے واسطے جب وضو ٹوٹ جائے اور بے وضو ہو کر ٹھیرے بقدر تسبیح کے جاگتے ہوئے۔ اور وضو کو نہ جاوے اور بے وضو کا پاس والے پانی سے دور والے پانی کو جانا۔ اور جب گمان حدیث کا ہو اُس گمان میں مسجد سے نکل جانا۔ اور خارج از مسجد جماعت ہو تو صفوف سے گزر جانا گمان حدیث میں۔ اور منہ پھیرنا قبلہ سے بخیال اس بات کے کہ بے وضو تھا یا مدت مسح کی گزر گئی۔ یا بخیال اس بات کے کہ نجاست اُس پر پڑی۔ اگرچہ مسجد سے نہ نکلے۔ یہ مسایل فساد نماز کے بہت دقیق ہیں عوام بے خبر ہیں اسواسطے علماء نے فرمایا کہ اتفاقاً نماز میں بلا اختیار بے وضو ہو گیا تو نماز نئے سر سے شروع کرے یہ افضل ہے اور بنا کا مسئلہ مشکل ہے اور بغیر اپنے امام کے دوسرے امام کو جب نماز اٹک جاوے لقمہ دینا اور اللہ اکبر کہنا بہ نیت شروع نماز سوا پہلی نماز کے۔ یہ سب مفسد تب ہیں۔ جب قعدہ اخیرہ بقدر تشہد نہ بیٹھ چکا ہو اگر بیٹھ چکا ہے تو نماز تمام ہے اور تکبیر میں مد کھینچنی ہمراہ اللہ اکبر اور قرآن شریف دیکھکر پڑھنا جسکو حفظ نہ ہو اور رکن یعنی تسبیح کے قدر ننگا ہو جاوے یا درم سے زیادہ پلیدی اڑی رہے بدن پر یا کپڑے پر اور مقتدی کا رکن پہلے امام سے ادا کرنا جبکہ امام سے شامل نہ ہو اور متابعت کرنی امام کی سجدہ سہو میں مسبوق کے پیچھے یعنے امام بے وضو ہو گیا تھا مسبوق کو خلیفہ بنایا پھر جب نماز میں امام وضو کرکے شامل ہوا اور اسکے ذمہ سجدہ سہو تھا مسبوق سجدہ کرنے لگا تو امام بھی شامل ہو گیا اور جلسہ اخیر میں بیٹھ کر سجدہ صلوتی یاد آیا ادا کرکے پھر دوبارہ جلسہ نہ کیا۔ اور سارا رکن سوتے سوتے ادا کرنا۔ اور جب مسبوق خلیفہ تھا۔ امام وضو کرکے اسکا خلیفہ بنا اُس امام اور خلیفہ کا قہقہہ مارنا نماز مسبوق کی فاسد ہے اور بعد جلوس اخیر کے جانکر بے وضو ہونا اور ظہر یا عشاء میں یعنی چار رکعت کی نماز میں پہلے قعدہ میں سلام پھیرنا بہ نیت یقین کہ یہ نماز

دو رکعت ہو یعنی یا انجان ہے یا چار رکعت کو دو رکعت سمجھکر سلام پھیرا ہو

مکروہات و محرمات نماز

واجب یا سنت کو جانکر ترک کرنا اور کپڑے اور بدن کے ساتھ بیوجہ ہاتھ ملنا اور کنکر ہٹانے بلا ضرورت کے سجدہ گاہ سے۔ ایک دفعہ اور انگلیونکو پنجہ در پنجہ کرنا یا ملنا۔ اور پہلو پر ہاتھ رکھنا یا کعبہ سے چہرہ اور گردن پھیرنا۔ اور ایڑیوں پر بیٹھنا اور سجدہ میں ہر دو بازو زمین پر رکھنے اور آستین کہنیو نپر چڑہائے رکھنا اور کرتہ نہ پہننا باوجود قدرت کے اور جواب سلام کا اشارہ سے دینا۔ اور اور چار زانو بیٹھنا۔ بالوں کا جوڑہ باندھنا اور عمامے کے درمیان سے چوٹی ننگی رکھنی اور کپڑے سیٹنے اور چادر کی دونوں طرفیں ملانی یعنے دونو طرف چادر کی کندھونپر ڈالدینی اور ایسا چادر میں لپٹنا کہ ہاتھ باہر نہ نکلے اور کپڑا بغل کے تلے سے نکالکر دوسرے کندھے پر دونو طرفیں اسکی ڈالنی اور قرآن شریف پڑھنا رکوع یا سجدہ یا قعدہ میں۔ اور نفلوں میں دوسری رکعت کو پہلی رکعت سے چھوٹا کرنا سوا ان صور تو نکے کہ حضرتؐ سے منقول ہیں اور دوسری رکعت کو پہلی پر دراز کرنا تمام نمازوں میں۔ اور فرضوں میں ایک صورت کو دو بار پڑھنا اور الٹا قرآن شریف پڑھنا اور چھوٹی سورۃ چھوڑکر دوسری رکعت میں بڑی سورۃ پڑھنی یعنی دونوں رکعت میں بڑی بڑی سورتیں پڑھنی جنکے درمیان چھوٹی سورت چھوٹ جاوے اور خوشبو سونگھنی اور پنکھا ایک دو دفعہ ہلانا۔ اور سجدہ وغیرہ میں انگلیاں ہاتھ پاؤں کی قبلہ سے پھیرنا۔ اور رکوع میں ہاتھ گھٹنوں پر نہ لگانے اور جمائی کے وقت منہ کھلا رکھنا۔ اور آنکھیں بند کرنی اور آسمان کو دیکھنا۔ اور انگڑائی اور عمل تھوڑا جوں پکڑکر مارنی۔ اور چہرہ کپڑے سے ڈھانکنا اور کوئی چیز منہ میں رکھنی جس سے قرائت مسنونہ نہ ہو سکے اور سجدہ پگڑی کے پیچ پر اور تصویر پر اور سجدہ فقط ماتھے پر یا ناک پر کرنا اور نماز رستہ میں یا حمام میں اور پاخانہ

یا جہاں محدث ہو وہے نماز اس کی اور قوم کی بیچ اور غار مسبوق کی واسطے

... مالک کہے۔ اور پلیدی کے نزدیک اور بول یا پاخانہ یا ہوا کو پیٹ میں روک کر نماز پڑھنی۔ اور کپڑے پر یا بدن پر اتنے پر پلیدی جرم دار قدر درہم یا کم لگی ہو اور فرصت دھونے کی یا چھیلنے کی ہو۔ اور مستعمل یعنے کاروبار والے یا سونیوالے کپڑوں میں اور ننگے سر بلانیت عاجزی اور پختہ طعام سامنے ہو جب بھوک لگی ہو۔ اور جو چیز دل کو مشغول کرے اور خشوع میں خلل ڈالے اور انگلیوں کے ساتھ آیات اور تسبیحات اور سورتوں کا شمار کرنا (اگر انگلیونکو ٹیڑھا نکرے اور دبا کر کرے تو مکروہ نہیں) اور امام کا محراب میں کھڑا ہونا جب قدم اس کے محراب میں ہوں کہ ساری صف کو نظر نہ آوے۔ یا امام اکیلا چبوترے پر یا چھت پر ہو اور یا امام زمین پر ہو اور سارے مقتدی چبوترے پر ہوں اور پہلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے اکیلا پیچھے کھڑا ہونا۔ اور تصویروں والا کپڑا پہننا۔ اور آگے پیچھے یا دائیں بائیں یا سجدہ گاہ میں تصویر کا ہونا (اگر تصویر خورد ہو جسکے چہرے کے نقوش نظر نہ آویں معاف ہے اور جس کا چہرہ مٹایا جاوے وہ بھی معاف ہے) اور نمازی کے آگے انگیٹھی یا چولہا یا تنور آگ کا بھرا ہوا۔ یا آگے آدمی سوتا ہو اور راستے کی مٹی جھاڑنی سوا ایذا کے اور نماز فرض میں ایک سورۃ معین کرنی اور جس جگہ آگے گذرنے کا اندیشہ ہو وہاں آگے لکڑی نہ کھڑی کرنی۔

جہاں اندیشہ ہو کہ کوئی آگے سے گذریگا۔ مستحب ہے کہ ایک لکڑی ہاتھ دو ہاتھ لمبی یا زیادہ جسکو عصا کہتے ہیں۔ آگے کھڑی کر دیوے اتنی دور کہ سجدہ اسکے قریب ہو اور سیدھا اسکی ایک ابرو کے برابر ہو۔ درمیان دو ابرو کے ناک کے سامنے نہو اگر لکڑی نہو تو لکیر کھینچے سیدھی قبلہ کو یا کمان کی طرح چوڑائی میں ہجب کوئی آگے سے گذرنے لگے تو اشارہ سے یا قرائت اونچی سے اسکو خبردار کرے۔ ایک کرے دو نہ کرے ٭

مباحات

پیٹی باندھنی اور تلوار لٹکانی یا سامنے تلوار ہو یا پیٹھ کر کے کوئی بیٹھے یا لالٹین یا چراغ ہو اور تصویریں پیر کے تلے ہوں۔ اور سانپ بچھو کا مارنا جنسے خوف ہو۔ اگرچہ عمل کثیر ہو اور قبلہ سے آنکھ اِدھر اُدھر کرنی بلا تحویل وجہ۔ اور کپڑا جھاڑنا بخوف اس بات کے کہ رکوع سجود میں بدن کے ساتھ نہ چپٹ جاوے اور پیشانی سے مٹی اور خس و خاشاک جب ضرر دیتے ہوں جھاڑنے اور چمڑے اور دری اور نمدے پر نماز پڑھنی اور بہتر یہ ہے کہ زمین پر نماز ہو یا اوسیئے پر۔ اور نوافل میں تکرار سورۃ کا۔

مسئلہ ضاد

بجائے ضاد ظاء پڑھنا ناجائز ہے یہانتک کہ امام اجل ابوبکر بن الفضل فضلی و امام برہان الدین محمود صاحب ذخیرہ وغیرہا و علامہ علی قاری مکی وغیرہ علماء رحمہم اللہ تعالیٰ تصریح فرماتے ہیں کہ جو قصداً ض کو ظ پڑھے کافر ہے محیط برہانی میں ہے۔ سُئِلَ الْاِمَامُ الْفَضْلِیُّ عَمَّنْ یَقْرَأُ الظَّاءَ الْمُعْجَمَۃَ مَکَانَ الضَّادِ الْمُعْجَمَۃِ اَوْ عَلَی الْعَکْسِ فَقَالَ لَا یَجُوْزُ اِمَامَتُہٗ وَلَوْ تَعَمَّدَ یَکْفُرُ۔ منح الروض الازہر میں ہے کون تعمد ہ کفر الا کلام فیہ۔ عالمگیری میں ض یا ص کی جگہ عمداً ذ پڑھنے والے کو کفر لکھا ہے حیث قال سُئِلَ عَمَّنْ یَقْرَأُ الزَّاءَ مَکَانَ الضَّادِ اَوْ قَرَءَ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ مَکَانَ اَصْحٰبُ النَّارِ قَالَ لَا یَجُوْزُ اِمَامَتُہٗ وَلَوْ تَعَمَّدَ یَکْفُرُ۔ ط۔ از رسالہ (الجام الصاد ص ۴ و ۵) احمد رضا خانصاحب بریلوی۔

الحاصل ترتیل قرآن فرض ہے۔ اور ترتیل بدوں ادائے حروف از مخارج خود بصفات خود ناممکن ہے اور معذور کو بسبب لکنت زبان کے عذر ہے۔ اور جسکی زبان نرم ہو اور قراءۃ نہ سیکھے اور غفلت سے ایک حرف کو دوسرے حرف کی جگہ پڑھے تو گنہگار ہے اور جانکر ایک حرف کو دوسرے حرف کے مخرج سے ادا کرے جس میں معنے متغیر ہوتے ہیں جیسا کہ ضاد اور ظاء مغضوب اور ضالین میں

اسکو علماء نے کفر لکھا ہے ٭

صلوۃ الجنازہ

چار تکبیریں فرض ہیں۔ تکبیر اول کے بعد سبحانک اللھم وبحمدک الخ اور دوسری تکبیر کے بعد اللھم صل الخ تیسری تکبیر کے بعد اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ تک یہ دعا سب کے واسطے مشترک ہے پھر اگر مرد ہو تو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ تک زیادہ کرے (ضغ) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا سے فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ تک پڑھ کر اگر میت بالغ ہے تو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ سے آخر تک پڑھے اور اگر میت لڑکا نابالغ ہے تو یہ دعا ملاوے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا الخ اور اگر میت لڑکی نابالغ ہے تو اجعلہ کی جگہ اجعلہا پڑھے یعنے ہٗ کی جگہ ہا پڑھے یہ یاد رہے کہ اگر لڑکا نابالغ ہے تو پہلے دعاء مشہور پڑھ کر خاص دعا لڑکوں کی پڑھے اور بالغ ہے تو دعا مشہور کے بعد دوسری دعاء اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ پڑھے۔ ابوداؤد میں حدیث نبوی ہے جب تم نماز جنازہ کی پڑھو تو میت کو خالص دعا کرو۔ دعاء مشہور میں خصوصیت کوئی نہیں۔ حدیث کا یہی مطلب ہے کہ دعائے مشہور پڑھکر بالغ کیواسطے اللھم اغفر الخ اور نابالغ کے واسطے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا الخ تک پڑھے

مسئلہ ذکر جنازہ

جب جنازہ اٹھایا جاوے تو اسکے ساتھ والے آواز بلند نہ کریں چپ رہیں

جو پڑھنا ہو دل میں پڑھیں کلمہ یا دعا یا استغفار۔ دنیا کی بات چیت نکریں کلمہ اور استغفار جہراً پڑھنا مکروہ ہے۔ کوئی مکروہ تحریمہ فرماتا ہے کوئی تنزیہہ اور اشعار خوانی اور سرود خوانی یعنی غزل خوانی پرلے درجہ کی مکروہ تحریمہ موجب عذاب کا ہے یہ جگہ طلب مغفرت کی ہے اسکو باعث عذاب نہ بناویں چپ رہیں شامی نے صفحہ ۵۹۰ میں لکھا ہے وَکُرِہَ کَمَا کُرِہَ فِیْھَا رَفْعُ صَوْتٍ بِذِکْرٍ اَوْ قِرَاءَۃٍ) فتح۔

تیمم

اگر ضرورت ہو پانی نہ ملے یا بدن میں بیماری ہو پاک مٹی خشک پر یا پتھر پاک پر جو کبھی پلید نہو ئے ہوں جیسے دریا کی مٹی یا پہاڑ کی۔ تیمم وضو و غسل کا ایک ہے۔

فرائض تیمم

نیت کرے واسطے جائز ہونے عبادت کے جسکے واسطے تیمم کرتا ہے نماز ہو یا تلاوت قرآن یا ہاتھ لگانا قرآن کو۔ یا نماز جنازہ۔ دونوں ہاتھ زمین پر دو دفعہ مارتے۔ ایک دفعہ دونو ہاتھونکی ساری ہتھیلی انگلیوں کے ساتھ منہ پر ملنا کہ کوئی بال بھر بھی خالی نہ رہے۔ دوسری ضرب مار کر دونو بازؤںکو مسح کرے۔ اگر مٹی یا پتھر پلید ہو کر خشک ہو جاوے اُس سے تیمم ناجائز ہے۔ وہ مثل پانی مستعمل کے ہے پاک ہے پاک کرنے والے نہیں۔

پانچ نماز وغیرہ کا بیان

صبح کی نماز اول دو رکعت سنت۔ پھر دوگانہ فرض۔ اسکے بعد کوئی سنت اور نفل اشراق تک ناجائز ہے۔ اشراق کا وقت تب ہوتا ہے جب سورج سفید ہو جاوے۔ اشراق کے چار رکعت نفل پڑھ کر اپنے کام میں مشغول ہو پھر اسکے چار یا آٹھ تا بارہ رکعت نماز چاشت کی ہے۔ اسمیں چار چار رکعت کی نیت ہے اسمیں روزی کشادہ ہوتی ہے۔ بعد زوال کے تیاری نماز کی بعد وضو کے

دوگانہ تحیۃ الوضو پڑھکر چار رکعت سُنّت وقت ظہر پھر چار رکعت فرض پھر دو رکعت سُنّت نبوی۔ پھر دوگانہ نفل۔ عصر کے وقت اگر وضو تازہ کیا تو دوگانہ وضو پڑھکر چار رکعت سُنّت پڑھ کر۔ چار فرض عصر کے پڑھے اسکے بعد نماز مغرب تک کوئی نفل جائز نہیں۔ تین رکعت فرض مغرب پڑھ کر دوگانہ سنت نبوی پڑھے پھر دوگانہ نفل۔ بعض نے دوگانے نفل فرمائے کہ نماز اوابین ہو جائے۔ مگر نماز اوابین تین دوگانہ نفلوں کے ہیں جنہیں تین تین دفعہ سورۂ اخلاص پڑھتے ہیں۔ انکے پڑھنے سے قبر کی روشنی ہوگی۔ عشاء کے وقت تحیۃ الوضوء کے بعد چار رکعت سنت ادا کر کے چار رکعت فرض پڑھے۔ پھر دوگانہ سُنّت۔ پھر دوگانہ نفل۔ اب اعتبار رکھتا ہے کہ پچھلی رات اُٹھکر تہجد اور وتر ضرور پڑھیگا تو وتر اُسوقت تک نہ پڑھے تہجد کے ساتھ پڑھے۔ اگر اعتبار نہیں رکھتا تو وتر عشا کے ساتھ پڑھے اور تہجد کا وقت شروع تیسرے حصہ رات سے صبح تک ہے وہ چھ دوگانے ہیں۔ اگر وقت نہو تو دو دوگانے ضرور پڑھے۔ اگر زیادہ ہو تو چار پڑھے اور وسعت ہے تو چھ پڑھے۔

وتر کے بعد دوگانہ پڑھنا حضرتؐ کا فعل ہے ان نوافل میں سورۂ اخلاص ہر رکعت میں تین تین دفعہ پڑھنی سب سے افضل ہے کہ ہر رکعت میں ایک ختم قرآن مجید کا ثواب ہوتا ہے۔

ضروری چند مسایل

مسبوق جو دوسری یا تیسری یا چوتھی رکعت میں امام سے آملے تکبیر تحریمہ کھڑا ہو کر کہے فرصت ہو تو ثنا پڑھے فرصت نہو تو ثناء نہ پڑھے۔ اگر امام رکوع میں ہے تو تکبیر رکوع کی کہکر شامل ہو۔ یہ رکعت محسوب ہوئی۔ چوتھی رکعت میں جو شامل ہو اسکو مشکل ہے۔ جب امام سلام پھیرے تو کھڑا ہو جاوے ثناء سے شروع کرے دو رکعت میں فاتحہ سورۃ سے ملاوے مگر ایک رکعت پر قعدہ بیٹھے۔ بعض فرماتے ہیں دو رکعت پڑھکر بیٹھے۔ اگر اتفاقاً ایک پر نہ بیٹھے دوسری پر بیٹھے تو سجدہ سہو نہیں۔

کیونکہ یہ واجب اختلافی ہے۔ مشہور در فرایض نماز۔ نماز سے باہر آنا بفعل مصلی
فرض ہے۔ یہ بات امام صاحب سے منقول اور محقق نہیں۔ شامی نے لکھا ہے کہ
علامہ بردعی کا استنباط ہے جب بارہ مسایل اختلافی کا ذکر آتا ہے تو امام اور
صاحبین کا اختلاف ہے۔ یعنی جب نمازی تشہد اخیر پڑھ لے تو کوئی مفسد
نماز بے اختیار واقع ہو تو صاحبین کے نزدیک نماز تمام ہے اور امام صاحب کے
نزدیک باطل اس سے لوگ سمجھے کہ امام کے نزدیک خروج از نماز بفعل مصلی
فرض ہے۔ یہ غلط ہے۔ اسوقت مفسد اختیاری قاطع نماز ہے باتفاق امام
وصاحبین۔ اور مفسد غیر اختیاری قاطع ہے نزد صاحبین اور مفسد مغیر ہے عند
الامام سب کے نزدیک یہ نماز مکروہ تحریمہ ہے اعادہ اس کا واجب ہے کیونکہ اس میں
سلام متروک ہے وہ واجب تھا۔ اسمیں امام کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی فعل اختیاری
مفسد صلوٰۃ فرض ہو۔ کیونکہ فرض وہ چیز ہے کہ قربت ہو اگر فرض کہتا تو سلام ہی
کو فرض کہتا نہ قہقہ اور احداث وغیرہ نامشروع کہ حرام کو قربت عبادت کہنا حرام ہے
درمیان سنت و فرض کے کوئی کلام یا کام مفسد نماز نکرے۔ اگر کریگا تو فایدہ
سنت کا نہ رہیگا۔ سنت برائے تکمیل فرض ہے۔ دونو کا باہم اتصال ضرور ہے
اسیواسطے علماء نے فرمایا۔ جب امام سلام پھیرے اور سنت پڑھنی ہو تو سوائے دعا
ماثورہ کے یعنے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ الخ کچھ نہ پڑھے اور آیۃ الکرسی بعد سنت کے
پڑھے سوائے چار سنت ظہر و جمعہ کے کوئی چارگانہ پڑھے اسکے پہلے قعدہ میں
درود شریف نہ پڑھے۔ تیسری رکعت میں سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ پڑھے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب نمازی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الخ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے قَدْ حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ جب اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتا ہے تو فرماتا ہے قَدْ
اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ جب مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ پڑھتا ہے تو فرماتا ہے قَدْ مَجَّدَنِیْ
عَبْدِیْ جب اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ پڑھتا ہے تو فرماتا ہے ھٰذَا

بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ۔ اور جب اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ الخ پڑھتا ہے
تو فرماتا ہے ھٰذَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ یعنے یہ دعا خالص واسطے
بندے کے ہے اور اسکے لئے ہے جو مانگے۔ جب آمین کہتا ہے تو اللہ تعالے
فرماتا ہے۔ اَجَبْتُ یعنی ہم نے قبول کی۔ پس مقربین کی نماز درمیان پڑھنے
اور سننے کے ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ نماز کے دو جز ہیں نصف میرے واسطے
اور نصف بندے کے واسطے جیساکہ ذکر ہوا اور نیز حدیث شریف قدسی میں وارد
ہے کہ نمازیکو نماز سے اسقدر حصہ ملتا ہے۔ جتنا وہ سمجھے۔ اگر ساری سمجھے تو ساری
کا ثواب اگر آدھی سمجھے تو آدھی کا ثواب اگر تہائی سمجھے تو تہائی کا ثواب اسی طرح
چوتھائی وغیرہ تک جو برابر دس حصے تک سمجھے اوسکو پوری نماز کا ثواب ملتا ہے
اور اسیطرح جو معانی قرآن شریف کے سمجھے اسیقدر اُسکو قرب الٰہی ہوتا ہے۔
معانی قرآن شریف کے بے نہایت ہیں مگر حدیث شریف میں اتنا آیا ہے۔ کہ
ہر آیت کیواسطے ایک ظاہر اور ایک باطن ہے اور ہر ایک باطن کیواسطے اور
باطن ہیں حتے کہ سات باطن قرآن شریف کے ہیں۔ ہر معانی کا ایک راستہ
ہے۔ اس راستے سے معانی کھلتے ہیں۔ اسیواسطے حدیث شریف میں آیا ہے کہ
قرآن شریف سات حرف پر نازل ہوا۔ ہر ایک کے معنے جدا ہیں اور علمائے
راسخین جملہ معانی قرآن شریف کے سورت فاتحہ سے نکالتے ہیں اسی واسطے
حکم ہے کہ امام کی فاتحہ سنو۔ جو معانی اور وہ نور اسکے دل میں روشن ہو رہا ہے
اسی کے درجے میں مقتدی بھی شامل ہوتے ہیں۔ جیسا حدیث شریف میں آیا
ہے کہ جو حلقہ کے ذکر میں داخل ہووے اور خود خاموش رہے تو ذاکرین کا اجر
اور ثواب اُسکو بھی ملتا ہے ھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ یعنے یہ ایسی
قوم ہیں جن کا ہمنشین خاموش بھی نامراد و محروم نہیں ہوتا۔ اسیواسطے حکم ہے
کہ کوئی مقتدی امام کی دعا سے پہلے نہ اوٹھ جاوے۔

نماز باجماعت کا ذکر

نماز باجماعت واجب ہے یا سُنّت۔ امام صاحب واجب فرماتے ہیں
اور صاحبین سُنّت۔ مطلب ایک ہے یعنے حکم واجب کا ہے جسکی دلیل
سُنّت ہے اور تارک اسکا گنہگار ہے۔ اس گناہ کی حد امام الوقت یعنے
سلطان المعظم جاری کرسکتا ہے۔ عذر سے ترک جماعت ہو تو معذور ہے۔ اگر
عمداً ترک کرے تو فضیلت سے محروم ہے۔ اور بارہا ترک کرے تو یہ قابل تعذیر
ہے۔ جماعت میں اگر ترک واجب بھی ہو جائے تو دوبارہ پڑھنی واجب ہے
اگر ترک سُنّت ہو تو سُنّت اور جماعت فقط عورات کی مکروہ ہے۔ اگر پڑھیں
تو امام انکی درمیان صف کے کھڑی ہووے۔ آگے نہ کھڑی ہووے۔

جماعت حرام

جب امام مخالف مذہب یا بد عقیدہ ہو۔ وہابی یا رافضی وغیرہ ہو تو اس کے
پیچھے نماز پڑھنی حرام ہے۔ اگر سہواً پڑھے تو اپنی نماز جدا دوبارہ پڑھے۔ وضو
بھی نیا کرے کیونکہ فعل حرام کرنے سے وضو کا فایدہ جاتا رہتا ہے۔ وضو واسطے
دور کرنے گناہوں کے ہے متنفل کے پیچھے نماز فرض کا اقتدا ناجائز ہے۔ حضرت معاذ
ابن جبل رض نماز عشا کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھتے تھے۔ اور بعدہ
اپنے محلے میں جاکر اپنی قوم کو نماز پڑھاتے۔ دیر ہو جاتی اور قرایت دراز کرتے۔
تو قوم نے حضور صلے اللہ علیہ آلہ وسلم میں شکایت کی حضرت ع نے معاذ رض کو
زجراً فرمایا۔ اَفَتَّانٌ اَنْتَ یَا مُعَاذ۔ یعنے کیا تو فتنہ انگیز ہے اے معاذ۔
اس معاملہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ فرض پڑھتے تھے۔ اور اپنی قوم میں جاکر
نفل پڑھتے۔ قوم کے فرض ہوتے اور ان کے نفل۔ اور یہ بات ناجائز ہے۔

الجواب

حضرت معاذ رض فرض دو دفعہ پڑھتے۔ ایک دفعہ حضرت صلے اللہ علیہ آلہ
وسلم کے ساتھ اور ایک دفعہ قوم کے ساتھ۔ حکم حضرت کا اس بارہ میں نہیں تھا
اسیواسطے صاف فرمایا۔ یا میرے ساتھ پڑھ یا محلے میں پڑھ اور نیز اول اسلام
میں نماز فرض ایک دفعہ ادا کرتے دوبارہ پڑھتے۔ پس یہ بات منسوخ ہو گئی۔
جیسا کہ امام طحاوی نے معانی آثار میں لکھا۔

عذرہائے ترک جماعت

عذرات ترک جماعت اٹھارہ ہیں۔ بارش۔ سردی۔ تاریکی۔ قید۔
نابینائی۔ فالج۔ بیدست و پا۔ گنجیت یعنے ہاتھ پاؤں کٹے ہوں۔
کیچڑ۔ لنجا پن۔ بڑھاپا۔ سبق فقہ کا پڑھانا۔ حضور طعام جب گرسنہ بیتاب
ہو۔ طیاری سفر۔ اندھی رات کی۔ بیمارداری بیمار کی۔ خوف دشمن کا۔
بیماری۔ جب بسبب کسی عذر از عذرات بالا جماعت سے رہجاوے تو
ثواب جماعت کا ملتا ہے ؎

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(موجبات وسعت رزق)

اوّل دعا۔ کیونکہ حضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا۔ قضاء الٰہی کو
دعا ہی رد کرتی ہے۔ اور نیکوکاری عمر بڑھاتی ہے۔ اور چوتھا موجب تنگی
رزق کا ہوتا ہے۔ صدقہ موجب رزق ہے۔ صبح کا سونا اور بہت سونا موجب
تنگی رزق و علم ہے۔ اور جُنب کی حالت میں کھانا اور تکیہ لگا کر کھانا اور
دستر خوان سے بھورے چُنکر نہ کھانا۔ اور جلانا پیاز و لہسن کے چھِلوں کا
اور رومال سے جھاڑو دینا۔ اور رات میں جھاڑو دینا اور کوڑا گھر میں رکھ
چھوڑنا۔ اور بزرگوں کے آگے چلنا۔ اور ماں باپ کو نام لیکر پکارنا۔ اور ہر تیلے
سے خلال کرنا۔ اور ہاتھ کیچڑ او مٹی کے ساتھ ملکر دھونے اور دروازے کی

مسرِ دل پر بیٹھنا اور ایک کواڑ پر تکیہ لگانا۔ اور استنجے کی جگہ وضو کرنا۔ اور کپڑا
پہنے ہوئے ٹانکے لگوانا۔ اور کپڑے کے ساتھ منہ پونچھنا اور گھر میں مکڑی کا
جالا رہنے دینا۔ اور نماز میں سستی کرنی یعنے چالاکی سے نہ پڑھنا اور صبح کی نماز
کے بعد جلدی مسجد سے نکلنا۔ اور سویرے بازار میں جانا۔ اور بازار سے
دیر کر کے مڑنا اور گداگروں سے ٹکڑے خریدنے اور اپنے بچے پر بددعا کرنی
اور برتن گھر کے نہ ڈھانکنے اور پھونک سے چراغ بجھانا۔ یہ سب سبب تنگی
رزق کے ہیں۔ یہ سب کچھ حدیث سے ثابت ہیں۔ اور کنگھی ٹوٹی ہوئی پھیرنا
اور والدین کیواسطے دعا خیر نہ کرنی۔ اور پگڑی بیٹھ کر باندھنی اور پاجامہ کھڑے
ہو کر پہننا۔ سب کاموں میں سستی کرنی تنگی لاتی ہے۔ حضرت صلے اللہ علیہ
آلہ وسلم کا حکم ہے کہ رزق آسمان سے صدقہ کے ساتھ اُتارو۔ اور صبح
اُٹھنا مبارک ہے اور خوشخطی کنجی رزق کی ہے۔ اور کھلا چہرہ اور خوش کلامی
اور امام حسن رض کا ارشاد ہے کہ برتن دھونے اور صحن خانہ صاف رکھنا
رزق لاتا ہے۔ اور بڑا سبب رزق کا نماز با تعظیم و خشوع با دائے فرائض و
واجبات و سنن و مستحبات ہے اور چاشت کی نماز یعنے دس بجے دن کے چار
یا آٹھ یا بارہ رکعت نماز نفل مشہور ہے۔ اور رات میں سورت واقعہ اور
سورۃ ملک اور سورۃ مزمل اور سورت وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ اور سورہ الم
نشرح پڑھنی۔ اور اذان سے پہلے مسجد میں آنا اور ہمیشہ وضو رکھنا سنت
فجر کی اور وتر عشاء کے گھر میں پڑھنے۔ اور بعد نماز عشاء کے گھر میں پڑھنے اور
بعد نماز عشا کے سونے تک دنیا کی باتیں نہ کرے اور عورتوں کے پاس بہت نہ بیٹھے
بلا ضرورت۔ اور فضول کلام نہ کرے جس میں دنیا کا کچھ فایدہ نہ ہو حضرت
علی کرم اللہ کا ارشاد ہے کہ جب آدمی کی عقل کامل ہوتی ہے تو کلام کم کرتا ہے
حضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ مَن سَكَتَ سَلِمَ جو فضول گوئی سے
چپ رہے ہر آفت سے بچتا ہے ✦ تمام شد ✦